احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

خطبہ نمبر 31

منگل 3 اگست 2010ء

روزنامہ الفضل

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 3 اگست 2010ء 21 شعبان 1431 ہجری 3 ظہور 1389 ہش جلد 60-95 نمبر 162

عفو کا مثالی نمونہ

حضرت قیس بن عاصمؓ اپنے قبیلہ کے رئیس تھے۔ ان کے لڑکے کو کسی نے قتل کر دیا۔ لوگ قاتل کو گرفتار کر کے لے آئے مگر حضرت قیسؓ نے اسے صرف بزرگانہ انداز میں نصیحت کی اور اپنے دوسرے لڑکے سے فرمایا اس کی مشکیں کھول دو اور بھائی کی تجہیز وتکفین کا انتظام کرو۔

(اسد الغابہ جلد4 ص220 ابن اثیر جزری دار احیاء التراث العربی)

44 واں جلسہ سالانہ برطانیہ اختتام پذیر ہو گیا

اللہ تعالیٰ کا بے حد فضل اور احسان ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور فضلوں کو سمیٹتے ہوئے اپنی اعلیٰ روایات کے ساتھ جماعت احمدیہ برطانیہ کا 44واں جلسہ سالانہ مورخہ 30، 31 جولائی اور یکم اگست 2010ء کو انتہائی کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ یہ جلسہ سالانہ اسلام آباد ٹلفورڈ سے 11 میل کے فاصلے پر ہمپشائر کے علاقے میں واقع حدیقۃ المہدی میں برپا ہوا۔ جس میں 97 ممالک کے 28 ہزار 675 احمدی احباب وخواتین نے شرکت کی۔ اس مرتبہ وہاں کا موسم خوشگوار رہا اور احباب جماعت نے محنت ولگن سے خدمت کی اور جلسہ کو کامیاب بنایا۔ اس جلسہ میں شامل ہونے والے ہزاروں احمدیوں کے ساتھ ساتھ احمدیہ ٹیلی ویژن کے براہ راست پروگراموں کے ذریعہ کل عالم کے احمدی اس میں شامل ہو کر روحانی مائدہ سے فیضیاب ہوئے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ کے علاوہ 4 پر معارف اور دلپذیر خطابات ارشاد فرمائے۔ مورخہ یکم اگست 2010ء کو شام سوا پانچ بجے عالمی بیعت کی تقریب منعقد ہوئی۔ امسال 4 لاکھ 58 ہزار 760 نو احمدی احباب جماعت میں شامل ہوئے اور تمام دنیا کے احمدیوں نے بھی بیعت کی تجدید کا شرف حاصل کیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پر اثر اور قیمتی نصائح پر مشتمل خطابات سے استفادہ کے ساتھ اکناف عالم میں بسنے والے احمدیوں نے اجتماعی دعاؤں میں ایم ٹی اے کی وساطت سے شرکت کی اور دنیا کا کونہ کونہ دعاؤں اور گریہ وزاری سے بھر گیا۔

اس جلسہ میں 7 علماء سلسلہ نے مقررہ عناوین پر اردو اور انگریزی میں تقاریر بھی کیں۔ اس جلسہ میں

باقی صفحہ 12 پر

جلسہ سالانہ یو۔کے میں شامل مہمانوں اور میزبانوں کو اہم امور پر تفصیلی ہدایات اور صبر وتحمل، وسعت حوصلہ اور شکر گزاری کی تلقین

جلسہ سالانہ کے لئے للّٰہی سفر کر کے آنے والے مہمان جلسہ کے اعلیٰ مقاصد میں مزید ترقی کو پیش نظر رکھیں

جو لوگ ناراض ہیں عفو کرتے ہوئے ایک دوسرے کے گلے لگ جائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 30 جولائی 2010ء بمقام حدیقۃ المہدی یو۔کے کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 30 جولائی 2010ء کو حدیقۃ المہدی ہمپشائر یو۔کے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ متعدد زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور انور نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں سورۃ توبہ آیت 112 کی تلاوت کی اور فرمایا کہ اس آیت میں سچے مومن کی خصوصیات کا ذکر ہے کہ وہ حقیقی توبہ کرنے والے، عبادت کا حق ادا کرنے والے، خدا تعالیٰ کی حمد کرنے والے، خدا کی راہ میں محض دین کی غرض سے اور دین سیکھنے کے لئے سفر کرنے والے، خدا کے آگے جھکنے والے، عاجزی و بے نفسی کا مکمل اظہار کرنے والے، کامل فرمانبرداری سے خدا تعالیٰ کے آگے سجدہ کرتے ہوئے ماتھا ٹیکنے والے، نیکیوں کا حکم دینے والے اور برائیوں سے روکنے والے ہوتے ہیں۔ فرمایا کہ آج جو لوگ ایک نیک مقصد کے لئے سفر کی صعوبتیں برداشت کرتے ہوئے دور دراز کا سفر کر کے حضرت مسیح موعود کے مہمان بن کر یہاں جلسہ میں شامل ہونے کے لئے آئے ہیں دنیاوی اعزاز اور خدمت کی بجائے ان اعلیٰ مقاصد میں مزید ترقی کو اپنے پیش نظر رکھیں جو ایک مومن کی خصوصیات میں بیان ہوئے ہیں۔

حضور انور نے جلسہ میں شامل ہونے والے مہمانوں کو نصائح کرتے ہوئے فرمایا کہ اگرچہ حضرت مسیح موعود نے جلسہ کے مقاصد میں ایک مقصد یہ بیان فرمایا کہ تا افراد جماعت کے آپس میں تعلقات بڑھیں اور تودّد باہمی میں ترقی ہو لیکن اپنے اوقات کا صحیح مصرف بھی ایک مومن کی خصوصیت ہے اس لئے جلسہ کی کارروائی کے دوران صرف جلسہ کے پروگرام سننے میں اپنا وقت صرف کریں اور میل ملاقات جلسہ کے اوقات کے بعد ہونی چاہئے۔ فرمایا لوگوں کے اتنے بڑے اجتماع میں بدمزگی اور رنجشیں پیدا ہونے کا احتمال ہوتا ہے لیکن مومن غصہ کو دبانے کی خاصیت رکھتا ہے اس لئے جلسہ کے ماحول کے تقدس کو سامنے رکھیں اور مہمان بھی صرف نظر اور عفو ودرگزر سے کام لیں اور صبر اور وسعت حوصلہ کا مظاہرہ کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ چیکنگ پر نوجوان لڑکوں کے ساتھ سنجیدہ طبع اور نائبین افسر بھی ان کے ساتھ ہوں تاکہ شکایات کم سے کم ہوں، مہمانوں کو بھی چاہئے کہ صبر اور حوصلے سے مکمل چیکنگ کروائیں اور اس پر برا نہ منائیں بہرحال جس نیک مقصد کے لئے یہاں آئے ہیں اس کے حصول کی کوشش کریں اور مہمان اور میزبان حضرت مسیح موعود کی خواہش کے مطابق باہم محبت واخوت کی مثال بن جائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ جماعتی مہمانداری کے انتظام کے تحت جو لوگ دوسرے ممالک خصوصاً پاکستان، بھارت، بنگلہ دیش اور افریقہ کے ممالک سے جلسہ میں شامل ہونے کے لئے آرہے ہیں وہ دو یا تین ہفتے سے زیادہ نہ ٹھہریں۔ اس سے جلسہ کی انتظامیہ اور جماعت کے مستقل نظام کو بھی دقت ہوتی ہے، اگر زیادہ دیر ٹھہرنا ہے تو اپنے عزیز واقارب کے پاس ٹھہریں آنحضرتؐ نے اس بات سے سختی سے منع فرمایا ہے اور اس کو جائز قرار نہیں دیا کہ مہمان اتنا لمبا عرصہ مہمان نوازی کروائے کہ جو میزبان کو تکلیف میں ڈال دے۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ سلامتی کا پیغام گھر والوں اور میزبانوں کو دو۔ جب میزبان اور مہمان ایک دوسرے کو سلام کرتے ہوئے ملتے ہیں تو جہاں وہ کسی قسم کے خوف اور فکر سے آزاد ہوتے ہیں۔ وہاں ایک ایسی دعا سے ایک دوسرے کو فیضیاب کرتے ہیں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے بڑی پاکیزہ اور برکت والی دعا ہے۔ پس یہ وہ خوبصورت ماحول ہے جو خدا تعالیٰ ہم میں پیدا کرنا چاہتا ہے۔ آنحضرتؐ نے بھی ارشاد فرمایا ہے کہ جسے تم جانتے ہو یا نہیں جانتے ہر ایک کو سلام کہو۔ پس ان دنوں میں سلام کرنے کو بھی رواج دیں تاکہ یہ عادت پھر مستقل آپ کو پڑ جائے کیونکہ سلام ایک سلامتی کا پیغام اور محبت کا اظہار ہے تاکہ محبت و بھائی چارہ قائم ہو۔ کتنا اچھا ہو اگر آج بعض وہ لوگ جو ایک دوسرے سے ناراض ہیں وہ بھی دل کی گہرائی سے ایک دوسرے کو معاف کرتے ہوئے سلامتی کا پیغام پہنچائیں اور گلے لگ جائیں۔ مومن ایک ہو کر اپنے للّٰہی سفر کی برکات حاصل کرنے والے بن جائیں۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعود کا ڈیوٹی دینے والوں سے حسن سلوک کا ایک واقعہ بیان کر کے فرمایا کہ ہم جو آپ کی جماعت میں شمار ہوتے ہیں ہمیں بھی اسی طرح صبر وحوصلہ اور شکر گزاری کے جذبات دکھانے کی ضرورت ہے۔ جلسہ کے ان دنوں میں اگر کسی کی مہمان نوازی میں کوئی کمی رہ گئی ہو تو اس سے درگزر کریں۔ اللہ تعالیٰ جلسہ کی برکات سے سب کو فیض اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آخر پر حضور انور نے سکیورٹی کے حوالے سے ایک مرتبہ پھر فرمایا کہ جلسہ میں شامل ہر احمدی اپنے اردگرد کے ماحول پر نظر رکھے، اسی طرح جلسے کے ماحول اور صفائی وغیرہ یا دوسرے معاملات کیلئے جو پروگرام میں تفصیلی ہدایات دی گئی ہیں ان کو پڑھیں اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں اور دعاؤں میں اپنا وقت گزاریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مکرم انیس احمد ندیم صاحب امیر جماعت احمدیہ جاپان

17ویں ٹوکیو انٹرنیشنل بک فیئر کا کامیاب انعقاد

اہل علم کی دینی کتب میں غیر معمولی دلچسپی، 87ہزار سے زائد افراد کی شرکت

1996ء میں ٹوکیو میں انٹرنیشنل بُک فیئر کا آغاز ہوا جس میں امسال ایک ہزار سے زائد پبلشرز، مما لک اور دیگر تنظیموں نے اپنے بُک سٹال لگائے۔ 87ہزار سے زائد افراد اس کتاب میلہ میں شریک ہوئے۔شرکت کرنے والے افراد کی اکثریت علم دوست اور کتب میں دلچسپی رکھنے والوں پر مشتمل ہوتی ہے۔اس لیے یہ بہت مفید موقع ہوتا ہے کہ اس سے استفادہ کیا جائے اور احمدیت کا پیغام اہل جاپان تک پہنچایا جائے۔

مؤرخہ 8جولائی کو صبح 10بجے جاپان کے شہزادہ prince Akishinomiya نے 17ویں بُک فیئر کا باضابطہ افتتاح کیا۔ہر سال بُک فیئر کا ایک theme ہوتا ہے۔امسال کے لیے سعودی عرب کو منتخب کیا گیا تھا۔افتتاح کے بعد شہزادے نے چند سٹال وزٹ کئے۔ہمارے احمدی داعیان الیٰ اللہ نے شہزادہ اوران کی اہلیہ کو بھی اسلامی اصول کی فلاسفی،ایک مرد خدا اور دین حق کی امتیازی خصوصیات سے متعلق لٹریچر پیش کیا اور الحمدللہ جاپان کے شاہی خاندان تک بھی اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے کی توفیق پائی۔

جماعت احمدیہ کا سٹال سادہ لیکن سب سے ممتاز تھا کہ یہاں دنیا کی مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم اس کی زینت میں اضافہ کررہے تھے۔جاپانی زبان میں ترجمۃ القرآن،اسلامی اصول کی فلاسفی،کشتی نوح،دین حق کی امتیازی خصوصیات،حقیقی جہاد،مسیح کا ظہور اور امن کا پیغام کے علاوہ بہت سا لٹریچر آنے والوں کی توجہ اپنی طرف کھینچ رہا تھا۔

چار روز کتاب میلہ میں جاپانیوں کی اکثریت کے علاوہ سعودی عرب، ایران، انگلستان، آسٹریلیا، برازیل،یمن،امریکہ،سوڈان،ہانگ کانگ،انڈونیشیاء ،ویتنام کوریا، چین، بھارت،فرانس، ناروے،سپین، برما، تھائی لینڈ اور دیگر مما لک سے تعلق رکھنے والے لوگوں نے ہمارا سٹال وزٹ کیا اور الحمدللہ جس ملک سے بھی visiter آیا اس کی ملکی زبان میں لٹریچر ہمارے پاس موجود تھا۔نیز جاپانی کے علاوہ، اردو ،عربی، فرنچ، سپینش، انڈونیشین، ملیالم، بنگالی، انگریزی اور فارسی زبان میں کسی حد تک بات چیت کرنے والے احباب جب آنے والے مہمانوں سے ان کی زبان میں مخاطب ہوتے تھے تو ایک اپنائیت کا احساس ان کے دل میں اجاگر ہوتا تھا۔

مؤرخہ 8جولائی کو ایرانی سفیر نے جماعت احمدیہ کے سٹال کا دورہ کیا۔انہیں درثمین فارسی اور چند دیگر فارسی کتب پیش کی گئیں۔حضرت مسیح موعود کا فارسی کلام پڑھ کر تقریباً دس منٹ تک بات چیت ہوتی رہی اوروہ بار بار ماشاء اللہ کہہ کر حضرت اقدس کے منظوم کلام سے لطف اندوز ہوتے رہے۔اسی طرح کروشیا کے سفیر نے 2006ء میں حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ دورہ جاپان کے دوران ہونے والی ملاقات کی یادوں کو تازہ کیا۔

ایک جاپانی پبلشنگ کمپنی نے اپنے سٹال پر آنحضور ﷺ کی ذات مبارکہ کے حوالہ سے ایک فرنچ کتاب کا ترجمہ شائع کر کے رکھا ہوا تھا۔جب ہمیں اس کا علم ہوا تو ہمارے نوجوان داعیان الیٰ اللہ متعلقہ سٹال سے رابطہ کیا اور انہیں سمجھایا کہ رسول اللہ ﷺ تو دنیا کے لیے مجسم رحمت اور انسانیت کے لیے محبت کا پیغام تھے اور ہم ان سے محبت رکھنے والے ہیں۔یہ مناسب نہیں کہ اس طرح لاعلمی میں آپ کی مبارک ذات کو نشانہ بنایا جائے۔اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا اور اُس بک سٹال والوں نے وہ کتاب ہی اپنے سٹال سے اٹھادی۔

سعودی عرب چونکہ امسال کے بُک فیئر کا theme تھا اس لیے سعودی عرب کے بہت سے لوگ روزانہ یہاں آتے رہے اور جب انہیں قصیدہ کے اشعار سنائے جاتے اور قصائد الاحمدیہ تحفہ کے طور پر پیش کی جاتی تو غیر معمولی خراج تحسین پیش کرتے۔ اسی طرح التقویٰ،حضرت مسیح موعود کا پیغام حضور کے الفاظ میں اور اہل عرب کے لیے جماعت احمدیہ کی خدمات سے متعلق لٹریچر انہیں پیش کیا جاتا۔

بک فیئر کے دوران جاپان میں متعین سعودی عرب کے سفیر سے ملاقات کر کے درثمین عربی اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی کتاب ’’اسلام اور عصر حاضر کے مسائل کا حل‘‘ پیش کی گئی۔اور یہ کتب پیش کرتے وقت تعارف کے طور پر ان کو حضرت مسیح موعود کے ایک دو عربی اشعار آنحضرت ﷺ کی شان میں زبانی بھی سنائے گئے۔انہوں نے فوری طور پر اپنی جیب سے عینک نکال کر درثمین عربی کے اشعار دیکھنے شروع کیے کہ اتنے میں قریب کھڑے ہوئے ان کے سیکرٹری تیزی سے ان کے پاس آئے اور ان کو عربی کتابیں لینے سے منع کیا۔لیکن سفیر صاحب نے ،جو عربی درثمین ملاحظہ کررہے تھے، بےساختہ فرمایا

’’ لا لا ، ھٰذا جمیل جید ‘‘

کہ نہیں نہیں ، یہ بہت خوبصورت اور عمدہ کلام ہے۔اور یہ کہتے ہوئے دونوں کتابیں لے لیں۔

ایک امریکی ہمارے سٹال پر آیا اور Murder in the name of Allah کتاب کو دیکھ کر کہنے لگا کہ جب یہ امریکہ میں لانچ ہوئی تھی میں جماعت احمدیہ کی طرف سے منعقدہ اس تقریب میں شریک تھا۔ایک جاپانی نوجوان نے Love for all hatred for none کا سلوگن دیکھا تو کہنے لگا کہ فرینکفرٹ میں بھی میں نے ایک جگہ یہ سلوگن لکھا دیکھا ہے اوراس وقت سے یہ مجھے پسند تھا۔ایک چینی شخص نے ہمارے سٹال پر مکرم عثمان چینی صاحب کا ترجمۃ القرآن دیکھا تو بہت خوشی کا اظہار کیا کہ انہوں نے بہت دلچسپ ترجمہ کیا ہے اور کہنے لگے کہ یہ میرے پاس موجود ہے اوراسے پڑھتا ہوں۔

مصر سے آئے ہوئے ایک پروفیسر مکرم احمد ذکی صاحب کو جب ہم نے دعوت الی اللہ پر مبنی خط اور ایک عربی کتاب پیش کی تو انہوں نے کہا کہ میں جماعت احمدیہ کو بہت اچھی طرح جانتا ہوں اور آپ کے ٹی وی کا بہت بڑا مداح ہوں اور جو خدمت آپ دین حق کی کررہے ہیں دعا گو ہوں کہ ہم سب کو اس کی توفیق ملے۔انہوں نے ایم ٹی اے جاپان کی ٹیم کو اپنا انٹرویو بھی ریکارڈ کروایا۔

بک فیئر کی انتظامیہ کی ایک رکن Ms Han آخری روز انتظامی جائزہ لیتے ہوئے جب جماعت احمدیہ کے سٹال پر آئی تو دوران گفتگو سوال کیا کہ اس تنظیم میں مختلف ملکوں کے لوگ نظر آتے ہیں۔یہ اصل میں کس ملک کی جماعت ہے؟

اس پر جب موصوفہ کو جماعت احمدیہ کا تعارف کرواکے بتایا گیا کہ احمدیت کے ذریعہ کس طرح قومی اور جغرافیائی حدود سے بالا ہو کر دنیا کے مختلف نسلوں کے لوگ ایک محبت بھرا نظام اخوت بنا رہے ہیں تو یہ باتیں سنتے ہوئے محترمہ کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو نکل پڑے اور کہنے لگیں کہ یہ تو بڑی خوبصورت جماعت ہے اور میں تو یہ باتیں سن کر اپنے آنسو روک نہ سکی ہوں۔

جماعت احمدیہ کے سٹال کے دونوں اطراف احمدی داعیان الیٰ اللہ مسکراتے ہوئے آنے والے مہمانوں کو جاپانی میں سلام کرتے۔مسیح موعود کا ظہور، جہاد کی حقیقت اور امن کا پیغام نامی مختصر فولڈرز انہیں پیش کرتے ہوئے اپنے سٹال پر آنے کی دعوت دیتے۔ سٹال پر ایک ٹیم جاپانی زبان میں ترجمۃ القرآن اور اسلامی اصول کی فلاسفی اور دوسرے لٹریچر کا تعارف کرواتی اور بہت کم ایسے جاپانی تھے جو کچھ نہ کچھ خریدے بغیر وہاں سے رخصت ہوتے۔

اس موقع پر بہت سے ایمان افروز واقعات پیش آئے لیکن ایک ایسا دلچسپ واقعہ پیش آیا کہ اس کا ذکر کرنا ضروری ہے۔

بک سٹال کے تیسرے دن ہمارے ایک داعی الیٰ اللہ ایک جاپانی احمدی کو قرآن کریم کا تعارف کروا کر قائل کررہے تھے کہ اسے پڑھیں اور خریدیں۔اُس جاپانی دوست نے پوچھا کہ اس کی قیمت کتنی ہے؟ عصمت اللہ صاحب نے جواب دیا کہ عام بک سٹورز پر قیمت پانچ ہزار ہے لیکن ہم نے دو ہزار ین مقرر کی ہے۔وہ جاپانی کہنے لگا کہ یہ بہت زیادہ ہے اگر بیس ین ہو تو پھر میں سوچ سکتا ہوں کہ خریدوں۔یہی جاپانی ڈیڑھ دو گھنٹے بعد واپس آیا اور کہنے لگا کہ عصمت اللہ صاحب کدھر ہیں۔اس طرح میری ان سے بات ہوئی تھی اور میں نے بڑی غلطی کی ہے جو قرآن کریم جیسی کتاب کے بارے میں ایسے کہا ہے، میں اپنی گستاخی پر معافی مانگتا ہوں اور دو ہزار ین میں اسے خرید رہا ہوں۔جب عصمت اللہ صاحب واپس آئیں تو انہیں ضرور بتائیں کہ میں نے قرآن کریم خریدا ہے اور اپنی غلطی پر نادم ہوں۔

ایک خاتون ہمارے سٹال پر آئیں۔ان کو قرآن مجید اور دیگر کتب کا تعارف کروایا گیا تو دیر تک قرآن مجید کے اوراق پلٹ پلٹ کے دیکھتی رہیں لیکن باوجود قائل کرنے کے خرید نہ کیا اور چلی گئیں۔کافی دیر کے بعد خود ہی واپس آئیں اور کہنے لگیں کہ میں نے غور کیا ہے تو مجھے احساس ہوا ہے کہ یہ کتاب ضرور لینی چاہیئے ۔چنانچہ قرآن مجید خرید کر لے گئیں۔

پہلے جاپانی احمدی مکرم محمد اویس کوبایاشی صاحب جنہیں جاپانی زبان میں ترجمہ قرآن کی توفیق ملی ہے وہ چاروں دن ہمارے سٹال پر موجود رہے اور جو جاپانی افراد قرآن کریم خریدتے کوبایاشی صاحب انہیں بڑے خوبصورت انداز میں احساس دلاتے کہ یہ بہت آسان کتاب ہے اور علموں کا خزانہ ہے۔

چار روزہ کتاب میلہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیاب رہا اور یہ نظر آرہا تھا کہ اس علاقہ میں سب سے زیادہ رش ہمارے سٹال پر تھا۔ہر وقت لوگ کھڑے رہتے،سوال وجواب کرتے،لٹریچر کا مطالعہ کرتے اور علم ومعرفت کے یہ خزائن اپنے ساتھ لے جاتے۔ایک اندازہ کے مطابق تقریباً دس ہزار کے قریب مہمانوں نے ہمارا بُک سٹال وزٹ کیا۔سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کی تقاریر میں سے لئے گئے اقتباسات پر مشتمل امن کا پیغام ایک ہزار کی تعداد میں۔’’مسیح کا ظہور‘‘1200 کی تعداد میں۔ہمارے عقائد 1200 کی تعداد میں جہاد کی حقیقت کا فولڈر 4000سے زائد کی تعداد میں مفت تقسیم کیا گیا۔انڈونیشن،عربی،چینی،کورین اور دیگر زبانوں کا لٹریچر اس کے علاوہ تھا۔

قرآن کریم اور اسلامی اصول کی فلاسفی کا جاپانی ترجمہ سب سے زیادہ فروخت ہوا اور الحمدللہ ایک لاکھ پچھتر ہزار ین کی سیل ہوئی۔چھوٹے بچوں سمیت احمدی احباب نے بڑی محبت ،حوصلہ اور مسکراتے چہروں کے ساتھ دعوت الیٰ اللہ کے اس فریضہ کو ادا کیا۔اللہ تعالیٰ اس کی بہترین جزاء عطا فرمائے اور جن لوگوں کو یہ علمی خزائن پہنچے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے قلوب اور گھروں کو اس کے نور سے منور کرے۔آمین

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ پاکستانی احمدیوں کو ثبات قدم عطا فرمائے۔ ان کی قربانیوں کو قبول فرماتے ہوئے ان کو خارق عادت طور پر نشان دکھائے

پاکستان میں احمدیوں کے لئے نہایت تنگ حالات کے پیش نظر احباب جماعت کو دعاؤں کی خاص تاکید

لاہور میں قربان ہونے والے مزید 19 احباب کے واقعات اور ان کے خصائل حمیدہ پر مشتمل ذکر خیر

جماعت احمدیہ جرمنی کے جلسہ سالانہ کا خطبہ جمعہ سے افتتاح۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے اس جلسہ کو بابرکت فرمائے۔ جلسہ میں شامل ہونے والوں کے لئے اہم نصائح

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللّٰہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 25 جون 2010ء منہائم جرمنی

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ جرمنی کا جلسہ سالانہ میرے اس خطبہ کے ساتھ شروع ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے اس جلسہ کو بابرکت فرمائے۔ یہ جلسہ اپنی تمام تر برکات کے ساتھ ہمارے ایمانوں میں تازگی پیدا کرنے والا اور ایک نئی روح پھونکنے والا ہو۔ ان مقاصد کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھیں جن کے لئے حضرت مسیح موعود نے جلسے کا انعقاد فرمایا تھا۔ اور وہ مقاصد یہ تھے کہ بیعت کی حقیقت کو سمجھ کر ایمان اور یقین میں ترقی کرنا، اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت تمام دنیاوی محبتوں پر حاوی کرنا، نیکیوں میں ترقی کرنا اور قدم آگے بڑھانا، علمی، تربیتی اور روحانی تقاریر سن کر علم و معرفت میں ترقی کرنا، آپس میں محبت، پیار اور بھائی چارے کا تعلق قائم کرنا اور پھر ان رشتوں کو بڑھاتے چلے جانا۔ سال کے دوران ہم سے رخصت ہونے والے بھائی ہیں، بہنیں ہیں ان کے لئے دعائیں کرنا جو اپنا عہدِ بیعت نبھاتے ہوئے ہم سے جدا ہوئے۔ پس ان تین دنوں میں ان مقاصد کو پیشِ نظر رکھیں تبھی ہم اس جلسے کے انعقاد کی برکات سے فیض پا سکتے ہیں۔ اس کے ساتھ میں یہ بھی کہوں گا کہ ان مقاصد کے حصول کے لئے آپ اپنے ان تین دنوں میں خاص طور پر اپنی حالتوں کو بدلنے کی کوشش بھی کریں اور دعا بھی کریں۔ جہاں اپنے لئے دعا کر رہے ہوں وہاں یہ دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ جماعت کے ہر فرد کو، دنیا کے کسی بھی کونے میں وہ رہتا ہو، اپنی حفاظت خاص میں رکھے۔ خاص طور پر پاکستانی احمدیوں کے لئے بہت دعائیں کریں۔ پاکستان میں آج کل جماعت پر حالات تنگ سے تنگ تر کئے جانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ مخالفین کو کھلی چھٹی دی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ پاکستانی احمدیوں کو بھی ثبات قدم عطا فرمائے۔ ان کے ایمان کو مضبوط رکھے، ان کو ہر شر سے بچائے۔ ان کی قربانیوں کو قبول فرماتے ہوئے ان کو خارق عادت طور پر نشان دکھائے۔

آج کے خطبہ کے اصل مضمون کی طرف آنے سے پہلے میں جلسہ سالانہ کے بارے میں کچھ انتظامی باتیں بھی کہنا چاہوں گا۔ اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ جلسہ کے انتظامات کی سرانجام دہی کے لئے آپ سب جانتے ہیں کہ مختلف شعبہ جات ہوتے ہیں اور ہر شعبے کا ہر افسر اور ہر کارکن مہمانوں کی خدمت کے لئے مقرر ہے۔ مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد جماعت اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود کے مہمانوں کی خدمت کے لئے پیش کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے عموماً محض للہ بے نفس ہو کر خدمت سرانجام دیتے ہیں۔ ان میں مرد بھی ہیں اور عورتیں بھی ہیں، جوان بھی ہیں اور بوڑھے بھی ہیں اور بچے بھی ہیں اور ان میں سے ہر ایک اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے فرائض انجام دینے والا ہے۔ پس شاملینِ جلسہ ان کارکنان سے مکمل طور پر تعاون کریں۔ جلسہ کے بہترین انتظامات کے حصول کے لئے بعض اصول و قواعد انتظامات کے لئے بنائے جاتے ہیں اور بنائے گئے ہیں۔ پس اگر کوئی کارکن کسی مہمان کو اس طرف توجہ دلاتا ہے تو اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں، نہ کہ کسی بات پر ناراض ہو جائیں۔ کارکنان کو تو میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ وہ خوش اخلاقی سے اپنے فرائض ادا کریں۔

دوسری اہم بات جو شامل ہونے والوں کو خاص طور پر میں کہنا چاہتا ہوں یہ ہے کہ خاص طور پر اپنے گرد و پیش پر نظر رکھیں۔ اپنے ماحول پر نظر رکھیں۔ سیکیورٹی انتظامات کے باوجود کوئی شریر عنصر شرارت کر سکتا ہے۔ جبکہ آج کل ہر جگہ مخالفین کے منصوبے جماعت کو نقصان پہنچانے یا کم از کم بے چینی پیدا کرنے کے ہیں۔ جلسہ میں بھی وہ باوجود تمام تر سیکیورٹی کے بعض دفعہ دھوکے سے بھی داخل ہو سکتے ہیں۔ سیکیورٹی کا تو پورا انتظام ہے، اس لئے سیکیورٹی کے انتظام سے خاص طور پر مکمل تعاون کریں۔ دس مرتبہ بھی آپ کو اپنے آپ کو چیک کرانے کے لئے پیش کرنا پڑے تو پیش کریں۔ یہ آپ کی ہتک یا کسی قسم کے شک کی وجہ سے نہیں ہوگا بلکہ آپ کی حفاظت کے لئے ہے۔ اسے کسی قسم کا اَنا کا مسئلہ نہ بنائیں۔ کسی کے ساتھ اگر کوئی مہمان بھی آ رہا ہے تو اسے اسی صورت میں اجازت ہوگی جب انتظامیہ کی طرف سے اجازت ہوگی اور ان کی تسلی ہوگی۔ یا جو بھی انتظامیہ نے اس کے لئے طریقہ کار مقرر کیا ہوا ہے اس سے گزرنا پڑے گا۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنی حفاظت میں رکھے اور جلسہ سے حتی المقدور زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اب میں خطبہ کے مضمون کی طرف آتا ہوں اور آج کے خطبہ کا مضمون بھی انہی (۔) کے ذکر خیر پر ہی ہے جنہوں نے اپنی جان کی قربانیاں دے کر ہماری سوچوں کے نئے راستے متعین کر دیئے ہیں۔

آج کی فہرست میں سب سے پہلا نام جو میرے سامنے ہے، **مکرم خلیل احمد صاحب سولنگی (۔) ابن مکرم نصیر احمد سولنگی صاحب** کا ہے۔ یہ ترتیب کوئی خاص وجہ سے نہیں ہے، جس طرح کوائف میرے سامنے آتے ہیں میں وہ بیان کر رہا ہوں۔ مکرم خلیل احمد سولنگی صاحب (مرحوم)

کے آباؤاجداد کا تعلق قادیان کے ساتھ گاؤں کھارا تھا، وہاں سے ہے۔ان کے دادا حضرت ماسٹر محمد بخش سولنگی حضرت مسیح موعود کے (۔) تھے۔مکرم عبدالقادر سوداگرمل صاحب بھی ان کے عزیزوں میں سے تھے۔پارٹیشن کے بعد یہ لوگ گوجرانوالہ شفٹ ہوگئے۔(مرحوم) نے گورنمنٹ کالج لاہور سے الیکٹریکل انجینئر نگ کرنے کے بعد پانچ سال واپڈا میں ملازمت کی، پھر اپنے والد صاحب کے ساتھ کاروبار شروع کر دیا۔والد صاحب کی وفات کے بعد اپنا کاروبار شروع کیا۔1997ء میں یہ لاہور آ گئے اور یہاں کاروبار کرتے رہے اور ایک سال پہلے گارمنٹس کے امپورٹ کا امریکہ میں کاروبار شروع کیا اور امریکہ میں رہائش پذیر تھے۔اس سے قبل پاکستان میں بھی کافی عرصہ ٹھہر کے کاروبار کرتے رہے ہیں۔بطور ناظم اطفال انہوں نے پاکستان میں خدمات سرانجام دیں۔قائد ضلع، قائد علاقہ مجلس خدام الاحمدیہ ضلع گوجرانوالہ، مجلس انصار اللہ علاقہ لاہور، مرکزی مشاورتی بورڈ برائے صنعت وتجارت کے صدر اور ممبر کے علاوہ جنرل سیکرٹری ضلع لاہور کی خدمات بھی انجام دیتے رہے۔شہادت کے وقت ان کی عمر 51 سال تھی۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ان کی (۔) دارالذکر میں شہادت ہوئی ہے۔(مرحوم) ایک ماہ قبل امریکہ سے پاکستان اپنے کاروبار کے سلسلے میں آئے تھے اور نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے (۔) دارالذکر پہنچے تھے۔حملہ کے دوران صحن میں سیڑھیوں کے نیچے باقی احباب کے ساتھ قریباً ایک گھنٹہ رہے۔شائد بیسمنٹ میں چلے جاتے لیکن انہوں نے دیکھا کہ ایک زخمی بھائی ہے اس کو بچانے کے لئے سیڑھیوں سے نیچے کھینچنے کی کوشش میں دہشتگرد کی فائرنگ کا نشانہ بن گئے اور ان کے سینے کی دائیں طرف گولی لگی۔کافی دیر تک زخمی حالت میں سیڑھیوں کے نیچے رہے۔لیکن اللہ تعالیٰ کو ان کی (قربانی) منظور تھی، اس لئے (۔) میں ہی (۔) کا رتبہ پایا۔جب دارالذکر پر حملہ ہوا تو انہوں نے اپنے بڑے بیٹے شعیب سولنگی کو فون کیا کہ اس طرح حملہ ہوا ہے، بس دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ سب کو محفوظ رکھے اور گھر والوں کو بھی دعا کے لئے کہو۔

انتہائی مخلص مالی جہاد میں پیش پیش تھے، ان کو چھوٹی عمر سے ہی اعلیٰ جماعتی عہدوں پر کام کرنے کی سعادت ملی۔جماعتی خدمت کا بھرپور جذبہ رکھتے تھے۔ہر مالی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے۔مالی قربانیوں میں ہمیشہ سبقت لے جانے والے تھے۔گوجرانوالہ میں محلّہ بھگوان پورہ میں (۔) تعمیر کروائی۔دارالضیافت ربوہ کی reception کے لئے انہوں نے خرچ دیا۔محنتی اور نیک انسان تھے۔اپنے بچوں کی تعلیم وتربیت کی طرف بڑی توجہ دیتے رہے۔ہر کام شروع کرنے سے پہلے خلیفہ وقت سے اجازت اور رہنمائی لیتے تھے۔ان میں خلافت کی اطاعت بے مثال تھی۔ان کا بزنس پاکستان میں تھا۔ان کے کاروباری اور بعض دوسرے حالات کی وجہ سے میں نے ان کو کہا کہ امریکہ چلے جائیں۔تو لاہور سے اسی وقت فوری طور پر وائنڈ اَپ کر کے امریکہ چلے گئے۔انہوں نے بہت سے احمدی بے روزگار افراد کی ملازمت کے سلسلہ میں مدد کی۔ان کی اہلیہ کہتی ہیں ہماری گھریلو زندگی بھی بڑی مثال تھی۔مثالی باپ تھے، مثالی شوہر تھے۔ہر طرح سے بچوں کا اور بیوی کا خیال رکھنے والے۔دروازے پر کوئی ضرورتمند آ جاتا تو کبھی اسے خالی ہاتھ نہیں لوٹایا۔لوگ آپ کے پاس اپنے مسائل کے حل کے لئے آتے اور بڑا مشورہ اچھا دیا کرتے تھے۔اسی لئے مرکزی صنعتی بورڈ کے ممبر بھی بنائے گئے تھے۔بڑے ہنس مکھ اور زندہ دل انسان تھے۔ہر مشکل کام جو بھی ہوتا ان کے سپرد کیا جاتا بڑی خوشی سے لیتے، بلکہ کہہ دیتے تھے انشاء اللہ ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ نے ان کو صلاحیت دی ہوئی تھی اس کو بخوبی سرانجام دیتے تھے۔انہیں دوسروں سے کام لینے کا بھی بڑا فن آتا تھا۔بہت نرم گفتار تھے، اخلاق بہت اچھے تھے۔مثلاً یہ ضروری نہیں ہے کہ جو اپنے سپرد فرائض ہیں انہی کو صرف انجام دینا ہے۔اگر کبھی سیکرٹری وقفِ جدید نے کہہ دیا کہ چندہ اکٹھا کرنا ہے میرے ساتھ چلیں۔گو ان کا کام نہیں تھا لیکن ساتھ نکل پڑتے تھے۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے (۔) بیت الفتوح کی جب تحریک کی ہے تو فوراً فیکس کے ذریعے اپنا وعدہ کیا اور وعدہ فوری طور پہ ادا بھی کر دیا۔چوہدری منور علی صاحب سیکرٹری امورِ عامہ بیان کرتے ہیں کہ جلسہ سالانہ قادیان کے انتظامات میں ان کے پاس ٹرانسپورٹ کا شعبہ ہوتا تھا اور انتہائی خوبی سے یہ کام کرتے تھے۔بسوں، کاروں اور دیگر ٹرانسپورٹ کا کام انتہائی ذمہ داری سے کرتے تھے اور یہ ہے کہ سارا دن کام بھی کر رہے ہیں اور ہنستے رہتے تھے۔بڑے خوش مزاج تھے۔امریکہ شفٹ ہونے کے باوجود 2009ء کا (قادیان کا) جو جلسہ ہوا ہے اس میں پاکستان آئے اور اس کام کو بڑی خوش اسلوبی سے سرانجام دیا۔قادیان جانے والے جو لوگ تھے ان کی مدد کی۔

میرے ساتھ بھی ان کا تعلق کافی پرانا خدام الاحمدیہ کے زمانہ سے ہے۔مرکز سے مکمل تعاون اور اطاعت کا نمونہ تھے۔جیسے بھی حالات ہوں جس وقت بلاؤ فوراً اپنے کام کی پروا نہ کرتے ہوئے حاضر ہو جایا کرتے تھے۔عام طور پر بزنس مین اپنے بزنس کو چھوڑا نہیں کرتے۔اب بھی جب یہاں سے گئے ہیں، مجھے لندن مل کے گئے ہیں اور گو حالات کی وجہ سے میں نے ان کو کہا بھی تھا کہ احتیاط کریں، بہرحال اللہ تعالیٰ نے (قربانی) مقرر کی تھی، (قربان) ہوئے۔ان کو یہ بھی فکر تھی کہ جو پرانے بزرگ ہیں، جو پرانے خدمتگار ہیں، حضرت مسیح موعود کو ماننے میں پہل کرنے والے ہیں، ان کی بعض اولادیں جو ہیں وہ خدمت نہیں کر رہیں۔تو یہ بھی ان کو ایک بڑا درد تھا اور میرے ساتھ درد سے یہ بات کر کے گئے اور بعض معاملات میرے پوچھنے پر بتائے بھی اور ان کے بارے میں بڑی اچھی اور صاف رائے بھی دی۔رائے دینے میں بھی بہت اچھے تھے۔

سابق امیر صاحب گوجرانوالہ نے لکھا کہ سولنگی صاحب کہا کرتے تھے کہ خلافت کے مقابلے پہ کوئی دوستی اور رشتے داری کسی قسم کی حیثیت نہیں رکھتی۔1974ء میں سولنگی صاحب کے خاندان کے بعض افراد نے کمزوری دکھائی۔یہ اس وقت بہت کم عمر تھے مگر اپنے خاندان کو اسی حالت میں چھوڑ کر امیر جماعت چوہدری عبدالرحمٰن صاحب کے گھر چلے گئے جہاں ساری جماعت پناہ گزین تھی اور وہاں ڈیوٹیاں دینی شروع کر دیں۔چوہدری صاحب پہ بھی ان کی اس قربانی کا بڑا اثر تھا۔جیسا کہ میں نے کہا مالی قربانی کی بھی بڑی توفیق ملی۔یہ سابق امیر صاحب لکھتے ہیں کہ کھلے دل سے خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانی کرنے والے تھے۔ایک دفعہ ایک پلاٹ مل رہا تھا جو بعد میں نہیں ملا۔لیکن اس کی قیمت پچاس لاکھ روپے تھی۔انہوں نے کہا میں ادا کر دوں گا۔بہرحال وہ تو نہیں ملا لیکن اس کے مقابلے پر ایک اور کوٹھی چوالیس لاکھ روپے کی مل گئی، جس کی قیمت انہوں نے ادا کی اور جو جماعت کے گیسٹ ہاؤس کے طور پر استعمال ہو رہی ہے۔اس سے پہلے (۔) کے لئے بھی کافی بڑی رقم دے چکے تھے لیکن کبھی یہ نہیں کہا کہ ابھی تھوڑا عرصہ ہوا ہے میں نے رقم دی ہے۔خلافت جوبلی کے موقع پر لاہور کی طرف سے جو قادیان میں گیسٹ ہاؤس بنا ہے، اس کی تعمیر کے لئے بھی انہوں نے دس لاکھ روپیہ دیا۔خدام الاحمدیہ گیسٹ ہاؤس جو ربوہ میں ہے اس کی رینوویشن (Renovation) کے لئے انہوں نے بڑی رقم دی۔غرض کہ مالی قربانیوں میں پیش پیش تھے، وقت کی قربانی میں بھی پیش پیش تھے۔اطاعت اور تعاون اور واقفینِ زندگی اور کارکنان کی عزت بھی بہت زیادہ کیا کرتے تھے۔پیسے کا کوئی زعم نہیں۔جتنا جتنا ان کے پاس دولت آتی گئی میں نے ان کو عاجزی دکھاتے ہوئے دیکھا ہے۔

دوسرے (۔) ہیں **مکرم چوہدری اعجاز نصر اللہ خان صاحب ابن مکرم چوہدری اسد اللہ خان صاحب**۔یہ حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے بھتیجے تھے۔اور چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب جو سابق امیر ضلع لاہور ہیں ان کے چچازاد بھائی تھے۔ان کو بھی جماعتی خدمات بجا لانے کا موقع ملتا رہا۔چار خلفائے احمدیت کے ساتھ کام کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ان کے والد مکرم چوہدری اسد اللہ خان صاحب سابق امیر ضلع لاہور تھے۔ان کی ابتدائی تعلیم قادیان کی تھی۔میٹرک اور گریجوایشن لاہور سے کی۔انہوں نے لائرز اِن کالج لندن سے بار ایٹ لاء کیا۔کچھ عرصہ لندن میں پریکٹس کی۔پھر والد صاحب کی بیماری کی وجہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ارشاد پر واپس آ گئے اور پھر حضور کے ارشاد پر ہی اسلام آباد میں سیٹ ہو گئے اور 1984ء میں ریٹائرڈ ہوئے۔پھر انہوں نے کوئی دنیاوی کام نہیں کیا بلکہ جماعتی کام ہی کرتے رہے۔متعدد

جماعتی عہدوں پر ان کو خدمت کی توفیق ملی۔ سابق امیر جماعت اسلام آباد، نائب امیر ضلع لاہور، ممبر قضاء بورڈ، ممبر فقہ کمیٹی کے طور پر خدمات سرانجام دیتے رہے۔ (قربانی) کے وقت ان کی عمر 83 سال تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اور دارالذکر میں ان کی (قربانی) ہوئی۔

جمعہ کے دن تیار ہو کر کمرے سے نکلے تو کمرے سے نکلتے ہی کہا کہ کمزوری بہت ہوگئی ہے۔ پھر ناشتہ کیا اور بیٹے کو کہا کہ میں نے بارہ بجے چلے جانا ہے۔ تو بیٹے نے کہا کہ اتنی جلدی جا کر کیا کرنا ہے۔ تو جواب دیا کہ میرا دل نہیں چاہتا کہ لوگوں کے اوپر سے پھلانگ کر جاؤں اور پہلی صف میں بیٹھوں۔ بیٹا اور پوتا ساتھ تھے۔ بیٹے نے ڈیوٹی پر جانے سے پہلے کہا کہ پوتے کو اپنے ساتھ بٹھالیں۔ پہلے یہ ہمیشہ ساتھ بٹھایا کرتے تھے۔ انہوں نے کہا نہیں اس کو اپنے ساتھ لے کے جاؤ۔ بیٹے نے کہا کہ میری ڈیوٹی ہے۔ تو کہا کہ نہیں بالکل نہیں۔ چنانچہ بیٹے نے اپنے بیٹے کو یعنی ان کے پوتے کو کسی اور کے پاس چھوڑا اور اللہ تعالیٰ نے بیٹے اور پوتے دونوں کو محفوظ رکھا۔ (مرحوم) (ـ) دارالذکر کے مین ہال میں محراب کے اندر پہلی صف میں کرسی پر بیٹھے تھے۔ ان کے دائیں طرف سے شدید فائرنگ شروع ہوئی جس سے ان کے پیٹ میں گولیاں لگیں۔ کسی نے بتایا کہ امیر صاحب ضلع نے ان کو کہا کہ چوہدری صاحب آپ باہر نکل جائیں تو انہوں نے جواباً کہا کہ میں نے تو (ـ) کی دعا مانگی ہے۔ چنانچہ امیر صاحب کے اور ان کے دونوں کے جسم ایک ہی جگہ پر پڑے ہوئے ملے۔

مولوی بشیر الدین صاحب نے خواب میں دیکھا کہ آسمان سے سفید رنگ کی بہت بڑی گاڑی آئی ہے، اس میں سے آواز آئی کہ میں آپ کو لینے آیا ہوں۔

رات کو عشاء کی نماز پڑھ کر جلدی سو جاتے تھے اور رات ایک بجے اٹھ جاتے تھے پھر نمازِ تہجد اور دعاؤں میں مشغول رہنا ان کا کام تھا۔ ہر ایک کو دعا کے لئے کہتے کہ خاتمہ بالخیر کی دعا کرو۔ خلافت سے محبت انتہا کی تھی۔ جو جماعت کے خدمت گزار تھے ان کی بھی بڑی تعریف کیا کرتے تھے کہ کتنی پیاری جماعت ہے کہ لوگ اپنا کام ختم کر کے جماعت کے کاموں میں جُت جاتے ہیں۔ لوگوں میں بیٹھتے تو (ـ) کرتے۔ مجلس برخاست ہوتی تو کہتے کہ اگر کسی کو برا لگا ہے تو معاف فرمائیں۔ یکصد یتامیٰ میں مستقل ایک یتیم کا خرچ دیتے تھے۔ ربوہ سے ایک ملازم آیا، وہ ساتویں جماعت تک پڑھا ہوا تھا گھر میں کہا کہ اسے بھی پڑھاؤ اور جو کچھ پڑھائی کے لئے اپنے بچوں کو چیزیں دیتی ہو وہی اس کو بھی دو۔ خدا کے فضل سے موصی تھے۔ ان کے بیٹے کا بیان ہے اور کسی اور نے بھی یہ لکھا ہے کہ بچپن سے ہی ایک خواہش کا اظہار فرماتے تھے کہ خدا زندگی میں وصیت کی ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور اللہ تعالیٰ نے (قربانی) سے تین سال پہلے ان کو اپنی جائیداد پر وصیت کی ادائیگی کی توفیق عطا فرمادی اور (قربانی) سے چند روز پہلے اپنے سارے چندے ادا کر دیئے۔

آپ اسلام آباد میں ملازمت کے دوران مونا پلی کنٹرول اتھارٹی میں رجسٹرار کے طور پر فائز تھے۔ اس دوران اس وقت کے وزیر اعظم کی سفارش کے ساتھ فائل آئی۔ بھٹو صاحب وزیر اعظم تھے۔ جب فائل آئی تو چوہدری صاحب کو کوئی قانونی سقم نظر آیا۔ انہوں نے انکار کے ساتھ اس فائل کو واپس کر دیا۔ اب وزیرِ اعظم پاکستان کی طرف سے فائل آئی ہے انہوں نے کہا کہ یہ قانونی سقم ہے مَیں اس کی منظوری نہیں دے سکتا۔ یہ غلط کام ہے۔ تو وزیرِ اعظم صاحب جو اس وقت سیاہ و سفید کے مالک تھے۔ بہت سیخ پا ہوئے اور دھمکی کے ساتھ نوٹ لکھا کہ یا تو تم کام کرو ورنہ تمہارے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ تو چوہدری صاحب نے اپنے احمدی ہونے کا بھی نہیں چھپایا تھا اور موقع محل کے مطابق (ـ) بھی کرتے تھے۔ وزیرِ اعظم صاحب کو بھی یہ پتہ تھا کہ احمدی ہے۔ کیونکہ اس نے اس معاملے میں بعض غلط قسم کے الفاظ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے بارے میں بھی استعمال کئے تھے۔ بہرحال یہ معاملہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خدمت میں پیش ہوا تو حضور نے دعا کے ساتھ فرمایا ٹھیک ہے، ہمت کرے اور اگر بزدل ہے تو استعفیٰ دے دے۔ جب چوہدری صاحب کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا یہ پیغام ملا تو انہوں نے کہا جو مرضی ہو جائے میں استعفیٰ نہیں دوں گا اور ایک لمبا خط وزیرِ اعظم صاحب کو لکھا کہ اگر میں استعفیٰ دوں تو ہوسکتا ہے کہ سمجھا جائے کہ میں کچھ چھپانا چاہتا ہوں۔ مجھے کچھ چھپانا نہیں ہے اس لئے میں نے استعفیٰ نہ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس پر ان کے خلاف کارروائی ہوئی اور ان کو ایک نوٹ ملا کہ تمہاری خدمات سے تم کو فارغ کیا جاتا ہے اور کوئی وجہ نہیں بتائی گئی۔ انہوں نے پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خدمت میں معاملہ پیش کیا، اور دعا کے لئے کہا۔ انہوں نے دعا کی۔ اگلی صبح کہتے ہیں کہ میں فجر کی نماز کے لئے باہر نکلا تو اس وقت کے امیر جو چوہدری عبدالحق ورک صاحب تھے، ان سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ میں آپ کے لئے دعا کر رہا تھا تو مجھے آواز آئی کہ چھٹیاں مناؤ، عیش کرو۔ تو جب بھٹو صاحب کی حکومت ختم ہوئی اور مارشل لاء والوں نے تمام سرکاری دفاتر کی تلاشی لینی شروع کی تو ان کی فائل بھی سامنے آئی اور ان کے کاغذات مل گئے، اور جو انکوائری ہوئی پھر بغیر وجہ ملازمت سے برطرف کیا گیا تھا اس پہ فوراً ایکشن ہوا اور ان کو بحال کر دیا اور ساتھ یہ نوٹ بھی اس پہ لکھا ہوا آ گیا کہ دو سال کا عرصہ جو آپ کو برطرف کیا گیا ہے، یہ چھٹی کا عرصہ سمجھا جائے گا۔ تو اس طرح وہ خواب جو اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرے احمدی بھائی کو دکھائی تھی وہ بھی پوری ہوئی۔ اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کا عجیب کام ہے کہ اگر ایک مخالفِ احمدیت نے ان کو برطرف کیا تو بحالی بھی مخالفِ احمدیت سے ہی کروائی اور ضیاء الحق نے ان کی بحالی کی۔

ان کے بیٹے کہتے ہیں کہ لاہور کی انتظامیہ نے ہمیں کہا کہ حفاظت کے پیشِ نظر اپنی کار بدل لو تا کہ نمبر پلیٹ تبدیل ہو جائے۔ اور دارالذکر آنے جانے کے راستے بدل بدل کر آیا کرو۔ تو اپنے والد صاحب کو جب میں نے کہا تو انہوں نے کہا ٹھیک ہے یہ کر لو، اور ساتھ یہ بھی ہدایت تھی کہ کبھی کبھی جمعہ چھوڑ دیا کرو۔ جب یہ بات میں نے والد صاحب سے کی تو انہوں نے کہا کہ جمعہ تو نہیں چھوڑوں گا چاہے جو مرضی ہو جائے، دشمن زیادہ سے زیادہ کیا کرسکتا ہے، ہمیں (قربان) ہی کر دے گا، اور ہمیں کیا چاہئے۔

اگلے (ـ) ہیں **مکرم چوہدری حفیظ احمد کاہلوں صاحب ایڈووکیٹ۔ ان کے والد تھے چوہدری نذیر احمد صاحب سیالکوٹی۔** ان کا تعلق بھی ضلع سیالکوٹ سے ہے، تعلیم ایل ایل بی تھی۔ باقاعدہ وکالت کرتے تھے۔ پہلے سیالکوٹ میں پھر لاہور شفٹ ہو گئے۔ سپریم کورٹ میں ایڈووکیٹ کے طور پر کام کرتے تھے۔ (قربانی) کے وقت ان کی عمر 83 سال تھی اور ماڈل ٹاؤن کی (ـ) میں ان کی (ـ) ہوئی۔ جمعہ ادا کرنے کے لئے (ـ) بیت النور کے مین ہال میں تھے۔ حملے کے دوران سینے میں گولی لگنے سے زخمی ہو گئے۔ سانس بحال کرنے کی کافی کوشش کی گئی لیکن وہیں شہادت ہوئی۔ جنرل ریٹائرڈ ناصر (مرحوم)، مکرم محمد غالب صاحب (مرحوم)، مکرم چوہدری اعجاز نصر اللہ خان صاحب (قربان) بھی یہ سب حفیظ صاحب کے رشتہ دار تھے۔

(مرحوم) بہت ہی نرم طبیعت کے مالک تھے۔ کبھی کسی کو ڈانٹا نہیں۔ گھر میں ملازموں سے بھی حسنِ سلوک کرتے تھے۔ نماز کے پابند۔ اکثر پیدل ہی نماز کے لئے جاتے تھے۔ ان کے ایک بیٹے ناصر احمد کاہلوں صاحب آسٹریلیا میں ہمارے نائب امیر ہیں۔ بڑی اچھی طبیعت کے مالک تھے، اللہ تعالیٰ درجات بلند کرے۔ ان کے بارے میں کسی نے مجھے لکھا کہ غریبوں کے کیس مفت کرتے تھے بلکہ لوگوں کی مالی مدد بھی کرتے تھے۔ مارشل لاء کے زمانے میں لجنہ کے امتحانی پرچے میں پنجتن پاک کا لفظ لکھنے پر کیس بن گیا۔ چوہدری صاحب نے اس کیس میں احسن رنگ میں پیروی کرا کے اسے ختم کروا دیا۔ آپ کی تعزیت کے لئے بہت سے غیر از جماعت دوست بھی آئے۔ بلکہ کہتے ہیں بعض متعصب لوگوں نے بھی تعزیت کی۔ ان کا کورٹ میں، دفتر میں جو منشی تھا وہ کہتا ہے ایک سابق جج صاحب کا تعزیت کا فون آیا اور بہت دیر تک افسوس کا اظہار کرتے رہے۔ منشی نے جج صاحب سے کہہ دیا کہ آپ ان کی مغفرت کے لئے دعا کریں۔ تو جج صاحب کا جواب تھا (تعصب کی انتہا آپ دیکھیں) کہ میں افسوس تو کرسکتا ہوں لیکن مغفرت کی دعا نہیں کرسکتا۔

جمعہ کی نماز باقاعدگی سے بیت النور ماڈل ٹاؤن کی (۔) میں ادا کرتے تھے اور باوجود نظر کی کمزوری کے مغرب کی نماز پر پیدل چل کر آیا کرتے تھے۔ اپنے محلّہ کی (۔) میں نماز ادا کرتے تھے۔ گھنٹوں قرآنِ کریم کی تلاوت کرتے رہتے تھے۔ آپ کی چھوٹی پوتی کو جب آپ کی (قربانی) کے بارے میں بتایا گیا، تو اس کی والدہ نے اسے بتایا کہ اس طرح آپ آسمان پر چلے گئے ہیں، (قربان) ہوگئے ہیں تو اس پر آپ کے قرآنِ کریم پڑھنے کا اتنا اثر تھا، ہر وقت دیکھتی تھی کہتی تھی کہ وہاں بھی بیٹھے قرآن شریف پڑھ رہے ہوں گے۔ تو یہ ہے وہ اثر جو بچوں پر عملی نمونے دکھا کر ہر احمدی کو قائم کرنا چاہئے۔

اگلے (۔) جن کا ذکر کرنے لگا ہوں **مکرم چوہدری امتیاز احمد صاحب (۔) ابن مکرم چوہدری نثار احمد صاحب** ہیں۔ (۔) مرحوم کے دادا مکرم چوہدری محمد بوٹا صاحب آف بھینی محرمہ ضلع گورداسپور میں 1935ء میں بیعت کی تھی۔ ان کے دادا اکیلے احمدی ہوئے تھے اور سارا گاؤں مخالف تھا۔ ان کی دادا کی وفات کے وقت مولویوں نے شور مچایا اور ان کی قبر کشائی کی گئی جس کی وجہ سے ان کی تدفین ان کی زمینوں میں کی گئی۔ پارٹیشن کے بعد یہ خاندان ساہیوال کے ایک چک میں آ گیا اور 1972ء میں ان کے والد صاحب لاہور آ گئے۔ بوقتِ (قربانی) امتیاز احمد کی عمر 34 سال تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے، معاون قائد ضلع، ناظم تربیت نومبائعین ضلع، سابق ناظم اطفال اور سیکرٹری اشاعت ڈیفنس خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ ان کی (قربانی) بھی (۔) دارالذکر میں ہوئی ہے۔ (۔) دارالذکر کے مین گیٹ پر دائیں جانب ان کی ڈیوٹی تھی۔ دہشتگردوں نے جب حملہ کیا تو یہ بھاگ کر ان کو پکڑنے کے لئے گئے۔ اس دوران فائرنگ کے نتیجے میں زخمی ہو گئے۔ سر اور سینے میں گولیاں لگیں جس کے نتیجہ میں سانحہ کے اولین (۔) میں شامل ہوگئے۔ بہرحال جماعتی خدمات میں پیش پیش تھے، شوریٰ کے نمائندے بھی رہے، بچپن سے ہی اطفال کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ صد سالہ جشنِ تشکر کے سلسلہ میں اپنے حلقہ میں نمایاں خدمت کی توفیق ملی۔ سیکیورٹی کی ڈیوٹی بڑی عمدگی سے ادا کرتے تھے۔ عموماً گیٹ کے باہر ڈیوٹی کرتے تھے۔ نمازوں کی ادائیگی میں باقاعدہ تھے۔ اپنے دونوں بچوں کو وقفِ نو کی بابرکت تحریک میں شامل کیا ہوا تھا۔ جماعتی عہدیداران کا بہت احترام کیا کرتے تھے۔ لیڈر شپ کی کوالٹیز (Qualities) تھیں۔ وقف کرنے کی بہت خواہش تھی اور ڈیوٹی کا کام بھی اپنے آپ کو وقف سمجھ کر کیا کرتے تھے۔ ان کی ڈائری کے پہلے صفحے پر لکھا ہوا ملا (بعد میں انہوں نے دیکھا) کہ بُزدل بار بار مرتے ہیں اور بہادر کو صرف ایک بار موت آتی ہے۔ پھر ان کی ایک بہن امریکہ میں رہتی ہیں۔ پاکستان کچھ عرصہ پہلے آئی ہوئی تھیں، انہوں نے کہا کہ میری ڈائری میں کچھ لکھ دیں۔ تو اس پر (مرحوم) نے یہ شعر لکھا کہ

یہ ادا عشق و وفا کی ہم میں
اک مسیحا کی دعا سے آئی

ان کی اہلیہ کہتی ہیں کہ (قربانی) سے پہلے ان کو خواب آئے تھے کہ میرے پاس وقت کم ہے اور اپنی زندگی میں مجھے کہتے تھے کہ اپنے پاؤں پر کھڑی ہو جاؤ اور اس کے لئے بزنس بھی تھوڑا سا ان کے لئے establish کر دیا۔ ہمیشہ تہجد پڑھنے والے اور نماز سینٹر میں فجر کی نماز اپنے والد صاحب کے ساتھ پڑھتے تھے۔ ایک دن رات کو دارالذکر سے ساڑھے بارہ بجے آئے اور صبح ساڑھے تین بجے پھر اٹھ گئے۔ میں نے کہا کہ کبھی آرام بھی کر لیا کریں۔ تو کہنے لگے، اس دنیا کے آرام کی مجھے کوئی پرواہ نہیں، مجھے آرام کی فکر ہے جو میں نے آگے کرنا ہے۔

اگلا ذکر ہے **مکرم اعجاز الحق صاحب (۔) ابن مکرم رحمت حق صاحب** کا (۔) مرحوم کا تعلق حضرت الٰہی بخش صاحب (۔) حضرت مسیح موعود (۔) سے تھا۔ آبائی وطن پٹیالہ ضلع امرتسر تھا، والد صاحب ریلوے میں ملازم تھے اور لاہور میں ہی مقیم تھے۔ ہال روڈ پر الیکٹرانکس رپیئر (Repair) کا کام کرتے تھے۔ ان دنوں لاہور کے ایک پرائیویٹ چینل میں بطور سیٹلائٹ ٹیکنیشن کام کر رہے تھے۔ بوقت شہادت ان کی عمر 46 سال تھی۔ (۔) دارالذکر میں جام شہادت نوش فرمایا۔ وقوعہ کے روز ایم ٹی اے پر جو خلافت کا عہد وفا نشر ہو رہا تھا تو سر پر تولیہ رکھ کر کھڑے ہو کر عہد دوہرانا شروع کر دیا۔ اور اہلیہ نے بھی ان کو دیکھ کر عہد دوہرایا۔ (۔) دارالذکر میں ہی نمازِ جمعہ ادا کیا کرتے تھے اور سانحہ کے روز بھی اپنے کام سے سیدھے ہی نمازِ جمعہ ادا کرنے کے لئے دارالذکر پہنچ گئے۔ باہر سیڑھیوں کے نیچے بیٹھے رہے۔ دہشتگردوں کے آنے پر گھر فون کیا اور بڑے بھائی سے کہا کہ اسلحہ لے کر فوری طور پر دارالذکر پہنچ جاؤ۔ اور یہ ساتھ ساتھ اپنے ٹی وی کو فون پر رپورٹنگ بھی کر رہے تھے۔ اسی دوران گولیوں کی بوچھاڑ سے موقع پر ہی (قربان) ہوگئے۔ اہلِ خانہ نے بتایا کہ ہمدرد اور ملنسار انسان تھے۔ سب کے ساتھ بہت اچھا سلوک کرتے تھے۔ چندہ جات کی ادائیگی باقاعدہ تھی اور ہر مالی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ حلقہ کے ناظم اطفال تھے ان کے بارے میں ناظم اطفال نے بتایا کہ میں جب بھی ان کے بچوں کو وقارِ عمل یا جماعتی ڈیوٹی کے لئے لے کر گیا اور جب واپس چھوڑنے آیا تو انہوں نے خصوصی طور پر میرا شکریہ ادا کیا کہ آپ نے ہمیں یہ خدمت کا موقع دیا۔

اگلا ذکر ہے **مکرم شیخ ندیم احمد طارق صاحب (۔) ابن مکرم شیخ محمد منشاء صاحب۔** (مرحوم) کے آباؤ اجداد چنیوٹ کے رہنے والے تھے۔ کاروبار کے سلسلے میں کلکتہ چلے گئے، 1947ء کے بعد ان کے والد صاحب کلکتہ سے ڈھاکہ چلے گئے جہاں سے 1971ء میں لاہور آ گئے۔ (۔) مرحوم کی اہلیہ صاحبہ کا تعلق بھی کلکتہ سے ہے۔ اہلیہ کے دادا مکرم سیٹھ محمد یوسف صاحب بانی تھے جو مکرم صدیق بانی صاحب کلکتہ کے چھوٹے بھائی تھے۔ (۔) مرحوم نے آئی کام کرنے کے بعد سپئیر پارٹس کا کاروبار شروع کیا۔ (قربانی) کے وقت ان کی عمر 40 سال تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ دارالذکر میں ان کی (قربانی) ہوئی۔ ہمیشہ دارالذکر میں ہی جمعہ ادا کیا کرتے تھے۔ اور میرے خطبہ جمعہ تک جو لائیو نشر ہوتا ہے وہیں رہتے تھے اور وہ سن کر آیا کرتے تھے۔ سانحہ کے وقت یہ امیر صاحب کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ دایاں بازو بہت سوجا ہوا تھا۔ باقی جسم پر کوئی زخم نہیں تھا۔ غالب خیال یہی ہے کہ بازو میں گولی جو لگی ہے تو خون بہہ جانے کی وجہ سے شہید ہوئے۔ بہت صلح پسند، شریف اور بے ضرر اور نرم گفتار انسان تھے۔ کام پر ہوتے تو بچوں کو فون کر کے نماز کی ادائیگی کا پوچھتے۔ کام پر بیٹھے ہوئے ہیں، نماز کا وقت ہو گیا تو گھر بچوں کو فون کرتے تھے کہ نماز ادا کرو۔ یہ ہے ذمہ داری جو ہر باپ کو ادا کرنی چاہئے۔ اسی سے دعاؤں اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کی عادت پڑتی ہے۔ نمازِ تہجد کا بہت خیال رکھتے تھے قریباً چار کلو میٹر دور جا کر نماز باجماعت پڑھا کرتے تھے۔ یہاں یہ فاصلے اتنے نہیں لگتے کیونکہ سڑکیں بھی ہیں، سواریاں بھی ہیں۔ لیکن گو وہاں سواری تو ان کے پاس تھی لیکن حالات ایسے ہیں ٹریفک ایسا ہے کہ مشکل ہو جاتی ہے۔ مالی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ حلقے کی (۔) کی ضروریات کو پورا کرنے میں نمایاں خدمت کی توفیق ملی۔ جماعتی ضرورت کے لئے اگر کبھی موٹر سائیکل ان سے مانگا جاتا تو پیش کر دیتے اور خود رکشہ پر چلے آتے۔ خدمتِ خلق نہایت مستقل مزاجی سے کرتے تھے۔ یہ خاندان بھی، ان کے باقی افراد بھی حسبِ توفیق مالی قربانیوں میں ہمیشہ پیش پیش رہا ہے۔

اگلا ذکر ہے **مکرم عامر لطیف پراچہ صاحب (۔) کا ابن عبداللطیف پراچہ صاحب۔** موصوف (۔) کے والد ضلع سرگودھا کے رہنے والے تھے۔ اور والد صاحب ضلع سرگودھا کی عاملہ کے فعال رکن تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ساتھ قریبی تعلق تھا۔ حضور جب جابہ تشریف لے جاتے تو راستے میں اکثر اوقات (۔) مرحوم کے والد مکرم عبداللطیف صاحب کے گھر ضرور قیام کرتے تھے۔ (مرحوم) کے والد کے نانا مکرم بابو محمد امین صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ (مرحوم) نے ابتدائی تعلیم سرگودھا سے حاصل کی اور ایم بی اے لاہور سے کیا۔ جماعتی چندہ جات اور صدقات باقاعدگی سے دیتے تھے۔ بزرگان کی خدمت کرتے تھے۔ سابق امیر ضلع سرگودھا مرزا عبدالحق صاحب کے ساتھ کام کرتے رہے۔ سانحہ کے دوران بھائی کو

فون کیا کہ میرے اردگرد (۔) کی نعشیں پڑی ہیں۔ جب آ کے دیکھا گیا تو ان کے چہرے پر گن کے بٹ کے کندے کے نشان بھی تھے۔ شاید کسی دہشت گرد سے گتھم گتھا ہوئے اور اس وقت اس نے مارا۔ یا یہ دیکھنے کے لئے کہ (۔) ہوئی ہے کہ نہیں، بعض لوگوں کو ویسے بھی گن سے مار کے دیکھتے رہے ہیں۔ اسی طرح ایک گرنیڈ بھی ہاتھ پر لگا ہوا تھا۔ اس کے زخم تھے۔ دارالذکر میں باہر سیڑھیوں کے نیچے بیٹھے تھے۔ وہیں پر (قربان) ہوئے۔ ان کے اہل خانہ نے بتایا کہ نہایت دیانت دار اور امانت دار انسان تھے۔ دیانت داری کی وجہ سے جیولرز ڈیڑھ ڈیڑھ کروڑ کی جیولری ان کے حوالے کر دیا کرتے تھے۔ احمدیت کو کبھی نہیں چھپایا۔ والد صاحب عرصہ دراز بیمار رہے۔ ان کی وفات تک علالت میں ان کی بہت خدمت کی۔ اسی طرح والدہ صاحبہ بھی بیمار ہیں۔ ان کی بے پناہ خدمت کرتے تھے۔ چندہ جات اور مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ صدقہ وخیرات عمومی طور پر چھپا کر کرتے۔ اپنے آبائی علاقے سرگودھا کے بہت سارے مریضوں کو لاہور لا کر مفت علاج کرواتے تھے۔ قربانی کا بہت جذبہ تھا۔ نماز کے پابند، قرآن باقاعدگی سے پڑھتے۔ گھر والوں نے کہا کہ رات اڑھائی تین بجے، ان کو تہجد پڑھتے اور قرآن پڑھتے دیکھا ہے۔ (۔) مرحوم کی والدہ محترمہ نے بتایا کہ میں (۔) مرحوم کے والد صاحب مرحوم کو کچھ عرصہ خواب میں مسلسل دیکھ رہی تھی۔ (مرحوم) کی ایک خادمہ نے بتایا کہ (قربانی) سے چند دن قبل والدہ کے لئے چار سوٹ لے کر آئے تو والدہ نے کہا کہ میرے پاس تو پہلے ہی بہت سوٹ ہیں۔ تو انہوں نے کہا کہ ماں پتہ نہیں کب تک میری زندگی ہے آپ میرے لائے ہوئے سوٹ پہن لیں۔

اگلا ذکر ہے **مکرم مرزا ظفر احمد صاحب (مرحوم) ابن مکرم مرزا صفدر جنگ ہمایوں صاحب** کا۔ (۔) مرحوم اکتوبر 1954ء میں منڈی بہاؤ الدین میں پیدا ہوئے۔ خاندان میں احمدیت کا آغاز حضرت مصلح موعود کے دورِ خلافت میں ان کے دادا مکرم مرزا نذیر احمد صاحب کے ذریعے سے ہوا۔ مرزا نذیر احمد صاحب نے خلیفۃ المسیح الثانی کی بیعت کی۔ میٹرک لاہور سے کیا اس کے بعد لائلپور یونیورسٹی سے دو سال تعلیم حاصل کی۔ ہوسٹل میں بعض مشکلات کی بنا پر یونیورسٹی چھوڑ دی اور کراچی چلے گئے۔ جہاں سے مکینکس میں تین سالہ ڈپلومہ کیا۔ بعد ازاں مزید ایک سال کا کورس کیا۔ اپنے شعبہ سے متعلق ایک ملازمت کراچی میں کی۔ اس کے بعد جاپان چلے گئے۔ 1981ء سے سولر انرجی میں انجینئر کی حیثیت سے 21 سال جاپان میں مقیم رہ کر کام کیا۔ وہاں جماعتی خدمات کی توفیق پائی۔ جاپان میں ٹوکیو مشن بند ہوا تو آپ کا گھر بطور مشن ہاؤس استعمال ہوتا تھا۔ 1983ء میں کوریا میں وقفِ عارضی کا موقع ملا۔ 1985ء میں جلسہ سالانہ یو۔ کے میں جاپان کی نمائندگی کی توفیق حاصل ہوئی۔ 1993ء میں صدر خدام الاحمدیہ جاپان کی حیثیت سے ایک پہاڑ کی چوٹی کو سر کرنے اور اس پر (۔) دینے کی سعادت پائی۔ 1999ء میں بیت الفتوح کے سنگِ بنیاد کے موقع پر آپ کو اور ان کی بیگم کو جاپان کی نمائندگی کی توفیق ملی۔ جاپان میں بطور صدر جماعت ٹوکیو سیکرٹری مال کے علاوہ 2001ء سے 2003ء تک نائب امیر جاپان کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ ایک موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع (۔) نے (۔) مرحوم کی اطاعت اور تقویٰ کے نمونہ پر اظہارِ خوشنودی کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ کرے کہ سب جماعت جاپان ان کے نمونے پر چلنے کی توفیق پائے۔ جاپان میں اکیس سال قیام کے دوران ملازمت کے علاوہ دیگر تعلیمی کوششیں بھی کرتے رہے۔ 2003ء میں پاکستان شفٹ ہو گئے۔ لاہور میں کیولری گراؤنڈ میں رہتے تھے، آپ کا گھر وہاں بھی نماز سینٹر تھا۔ (قربانی) کے وقت ان کی عمر 56 سال تھی۔ اللہ کے فضل سے موصی تھے۔ دارالذکر میں (۔) پائی۔ ہمیشہ پہلی صف میں بیٹھتے تھے اور وہاں امام صاحب کے قریب بیٹھے تھے۔ ان کے سر کے پچھلی طرف گولی لگی اور دایاں ہاتھ گرنیڈ سے زخمی ہوا جس سے (قربانی) ہو گئی۔

(۔) مرحوم کی اہلیہ بتاتی ہیں کہ خلافت سے بے انتہا محبت کرنے والے تھے۔ جب بھی لندن جاتے تو ان کی کوشش ہوتی کہ نماز خلیفہ وقت کے پیچھے ادا کریں۔ خطبات کو ہمیشہ بڑے غور سے سنتے تھے۔ یہاں سے جو لائیو خطبات جاتے ہیں کسی وجہ سے براہِ راست نہ سن سکتے تو جب تک سن نہ لیتے، اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھتے تھے۔ کہتی ہیں کہ حقیقی معنوں میں 'محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں' کے مصداق تھے۔ سب بچے بوڑھے ہر ایک ان سے عزت سے پیش آتا، سب کے دوست تھے۔ امانتوں کی حفاظت کرنے والے، وعدوں کا ایفاء کرنے والے اور اعلیٰ معیار کی قربانی کرنے والے تھے۔ ہر چیز میں سادگی ان کا شعار تھا۔ ایک نہایت محبت کرنے والے شوہر تھے۔ کہتی ہیں میری چھوٹی چھوٹی باتوں کا بھی خیال رکھتے تھے اور کبھی تھکی ہوتی تو کھانا بھی بنا دیا کرتے۔ گلے شکوے کی عادت نہیں تھی۔

جاپان میں ہمارے ایک ملک منیر احمد صاحب ہیں، انہوں نے لکھا کہ مرزا ظفر احمد صاحب جب جاپان تشریف لائے تو ابھی شادی شدہ نہ تھے۔ بڑے سادہ طبیعت کے مالک اور بہت کم گو تھے۔ سعید فطرت اور نیک سیرت انسان تھے۔ دین کی خدمت کا جذبہ آپ کی سرشت میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ آپ اس مقصد کے حصول کے لئے ہر وقت تیار نظر آتے۔ اطاعت کے بہت بلند معیار پر فائز تھے۔ جماعت کے چھوٹے چھوٹے عہدیداروں سے لے کر بڑے عہدیدار تک سب سے برابر کا سلوک کرتے اور عزت سے پیش آتے۔ کسی جماعتی خدمت کا کبھی انکار نہ کرتے۔ ایک سال جاپان کے مثالی خادم بھی قرار پائے۔ آپ پر رشک آتا تھا۔ آپ جب بھی کوئی کام اپنے اوپر لیتے تو اسے بہت ایمانداری اور احسن طریق پر نبھانے کی کوشش کرتے۔ جاپان سے جانے سے پہلے مستقل طور پر اپنے آپ کو دین کی خدمت کے لئے وقف کر دیا تھا۔

مغفور احمد منیب صاحب (۔) ہیں ربوہ میں ہمارے مربی ہیں۔ یہ بھی جاپان میں رہے ہوئے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ مرزا ظفر احمد صاحب جو لمبا عرصہ جاپان میں مقیم رہے اللہ کے فضل سے جاپان میں موصوف کی دینی خدمات کسی طرح بھی واقفینِ زندگی سے کم نہیں تھیں۔ بلکہ ان کی قربانیاں احباب کے لئے قابلِ تقلید تھیں۔ وقت کی قربانی، مال کی قربانی میں سب سے آگے تھے۔ آنریری (۔) تھے، سیکرٹری مال جاپان تھے، صدر جماعت ٹوکیو رہے۔ خلافت سے والہانہ عشق تھا۔ نماز میں توجہ سے دعا کرتے۔ ان کی آنکھیں نمناک ہو جاتیں۔ محبت کرنے والے تھے، ہر ایک کی تکلیف کا سن کے آنکھیں نمناک ہو جاتیں۔

اگلا ذکر ہے **مکرم مرزا محمود احمد صاحب (مرحوم) ابن مکرم اکبر علی صاحب** کا۔ (۔) مرحوم بدوملہی ضلع نارووال کے رہنے والے تھے۔ ان کے دادا حضرت عنایت اللہ صاحب حضرت مسیح موعود کے (۔) تھے۔ محکمہ ٹیلیفون سے وابستہ تھے۔ 2008ء میں ریٹائر ہوئے اور 35 سال سے لاہور میں مقیم تھے۔ (قربانی) کے وقت ان کی عمر 58 سال تھی۔ (۔) بیت النور ماڈل ٹاؤن میں جام (۔) نوش فرمایا۔ نمازِ جمعہ عموماً ماڈل ٹاؤن میں ادا کرتے تھے۔ سانحہ کے روز (۔) کے عقبی ہال میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اس دوران ایک گولی ان کے ماتھے پر لگی جس سے موقعہ پر (قربان) ہو گئے۔ اہلِ خانہ نے بتایا کہ جماعتی خدمت میں ہمیشہ پیش پیش رہتے۔ وقفِ عارضی کی متعدد مرتبہ سعادت ملی۔ بہت نرم دل اور انتہائی سادہ طبیعت کے مالک تھے۔ محنتی انسان تھے۔ ان کے بیٹے قیصر محمود صاحب اس وقت ڈیوٹی پر موجود تھے جو اس سانحہ میں محفوظ رہے۔ (قربانی) سے چار دن قبل ان کی اہلیہ نے خواب دیکھا کہ ایک خوبصورت باغ ہے جس میں ٹھنڈی ہوا اور نہریں چل رہی ہیں خوبصورت محل بنا ہوا ہے۔ محمود صاحب مجھے کہتے ہیں کہ تم لوگوں کے لئے میں نے گھر بنا دیا ہے یہ میرا محل ہے اب میں نے یہاں رہنا ہے۔ پورے محل میں خوشبو ہی خوشبو پھیلی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

مکرم شیخ محمد اکرام اطہر صاحب (مرحوم) ابن مکرم شیخ شمس الدین صاحب۔ (۔) مرحوم کے والد صاحب چنگڑانوالہ ضلع سرگودھا کے رہنے والے تھے۔ طاعون سے جب سب رشتہ دار وفات پا گئے تو مڈھ رانجھا ضلع سرگودھا میں آ کر آباد ہوئے۔ (۔) مرحوم کے والد کو حضرت مسیح موعود اور بعد میں حضرت مصلح موعود کی خدمت کرنے یعنی دبانے کا موقع ملا۔ تاہم بیعت کی

سعادت حضرت مصلح موعود کے دورِ خلافت میں ملی۔(۔) مرحوم کے خسر مکرم خواجہ محمد شریف صاحب حضرت مسیح موعود کے(۔) تھے۔ان کے والد محترم شیخ شمس الدین صاحب کی(۔) کی وجہ سے حضرت مرزا عبدالحق صاحب کے خاندان میں احمدیت آئی۔مولوی عطاء اللہ خان صاحب درویش قادیان ان کے بھائی تھے اور مکرم منیر احمد منور صاحب مربی سلسلہ جو یہاں (جرمنی میں) بھی رہے ہوئے ہیں آج کل پولینڈ میں ہیں، ان کے بھانجے ہیں۔بوقتِ(۔) ان کی عمر 66 سال تھی۔(۔) دارالذکر گڑھی شاہو میں جام(۔) نوش فرمایا۔(۔) دارالذکر کے مین ہال میں کرسیوں پر بیٹھے تھے۔بڑھاپے کے باعث سانحے کے دوران سب سے آخر میں اٹھے۔لیکن اس دوران دہشتگرد کی گولیاں سر اور پسلیوں میں لگنے سے (قربان) ہوگئے۔اہلِ خانہ نے بتایا کہ (۔) مرحوم دو تین ماہ سے کہہ رہے تھے کہ میرا وقت قریب آ گیا ہے۔کچھ عرصے سے بالکل خاموش رہتے تھے۔

ان کی بہو نے خواب میں دیکھا کہ ربوہ میں انصار اللہ کا ہال ہے (جو پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا) تو وہاں سے مجھے تین تحفے ملے ہیں اور وہ لے کر میں لاہور روانہ ہو رہی ہوں۔(مرحومین) کے سب کے جنازے بھی انصار اللہ کے ہال ہی میں ہوئے تھے۔

(۔) مرحوم کو(۔) کا بہت شوق تھا۔قریبی دیہاتی علاقوں میں جا کر مختلف لوگوں سے گھروں میں رابطہ کر کے(۔) کیا کرتے تھے۔خاص طور پر الفضل جیب میں ڈال کر لے جاتے۔سگریٹ نوشی کے خلاف بڑا جہاد کیا کرتے تھے اور چلتے چلتے لوگوں کو منع کر دیتے اور کوئی دوسری چیز کھانے کی دے کر کہتے کہ یہ کھالو اور سگریٹ چھوڑ دو۔تہجد گزار تھے۔نیک عادات کی بنا پر ان کا رشتہ ہوا تھا یعنی عبادت اور(۔) کی وجہ سے۔بہت دعا گو اور تہجد گزار تھے۔خاص طور پر بہت سارے لوگوں کے نام لے کر دعا کیا کرتے تھے۔چندوں میں باقاعدہ تھے،تنخواہ ملنے پر پہلے سیکرٹری صاحب مال کے گھر جاتے اور چندہ ادا کرتے۔یہ ہے صحیح طریق چندے کی ادائیگی کا،نہ کہ یہ کہ جب بقایا دار ہوتے ہیں اور پوچھو کہ بقایا دار کیوں ہوگئے تو اُلٹا یہ شکوہ ہوتا ہے کہ سیکرٹری مال نے ہمیں توجہ نہیں دلائی،نہیں تو ہم بقایا دار نہ ہوتے۔یہ تو خود ہر ایک کا اپنا فرض ہے کہ چندہ ادا کرے۔خلافت جوبلی کے سال میں مقالہ تحریر کیا جس میں A گریڈ حاصل کیا۔

اگلا ذکر ہے **مکرم مرزا منصور بیگ صاحب (مرحوم) ابن مکرم مرزا سرور بیگ صاحب مرحوم** کا۔(۔) مرحوم کے آباؤاجداد یُو ضلع امرتسر کے رہنے والے تھے۔ان کے تایا مرزا منور بیگ صاحب،ان کی 1953ء سے قبل بیعت تھی ان کو (تایا کو بھی) 1985ء میں ایک معاند احمدیت نے (قربان) کر دیا۔ان کی زری کی دکان تھی۔بوقت(قربانی) مرزا منصور بیگ صاحب کی عمر 29 سال تھی۔اللہ کے فضل سے موصی تھے۔بطور سیکرٹری اشاعت، ناظم تحریک جدید و عمومی کی ڈیوٹی سکواڈ میں ان کو خدمت کا موقع مل رہا تھا۔بیت النور ماڈل ٹاؤن میں جام شہادت نوش فرمایا۔جمعہ کی صبح ان کی مجلس کے قائد صاحب نے ان کو ڈیوٹی پر جانے کے لیے کہا۔پھر گیارہ بجے کے قریب دوبارہ یاددہانی کے لیے قائد نے فون کیا تو انہوں نے جواب دیا "قائد صاحب فکر نہ کریں اگر ضرورت پڑی تو پہلی گولی اپنے سینے پر کھاؤں گا۔بیت النور ماڈل ٹاؤن میں چیکنگ پر ڈیوٹی تھی۔مین گیٹ کے باہر پہلے بیریئر کے پاس کھڑے تھے۔خدام کی نگرانی پر متعین تھے کہ دہشتگرد نے آتے ہی ان پر فائرنگ کر دی۔سب سے پہلے ان کو ہی فائر لگا۔کئی گولیاں لگنے کی وجہ سے موقع پر ہی (قربانی) ہوئی۔

(۔) مرحوم نے سانحہ سے قبل صبح کے وقت گھر میں اپنی خواب سنائی کہ 'مجھے کوئی مار رہا ہے اور میرے پیچھے کالے کتے لگے ہوئے ہیں'۔(۔) مرحوم جماعتی خدمت کرنے والے اور اطاعت کا جذبہ رکھنے والے تھے۔نرم مزاج، ہنس مکھ اور پنجوقتہ نماز کے پابند۔اہلیہ کی عمر 26 سال ہے۔ان کی شادی ہوئی تھی تو ان کے ہاں اولاد متوقع ہے۔اللہ تعالیٰ نیک، صالح، صحتمند اور لمبی عمر پانے والی ان کو اولاد عطا فرمائے۔ان کی والدہ اور اہلیہ خوشیاں دیکھیں۔

اگلا ذکر ہے **مکرم میاں محمد منیر احمد صاحب (مرحوم) ابن مکرم مولوی عبدالسلام صاحب عمر** کا۔(۔) مرحوم حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے پوتے تھے۔آپ 11/اکتوبر 1940ء کو حیدر آباد دکن میں اپنے نانا حضرت مولوی میر محمد سعید صاحب کے گھر میں پیدا ہوئے۔آپ کے نانا حضرت میر محمد سعید صاحب کو حضرت مسیح موعود نے بیعت لینے کی اجازت دی تھی۔آپ کے نانا کی وجہ سے حیدر آباد دکن میں کافی لوگ جو آپ کے مرید تھے احمدی ہوگئے۔بی اے تک تعلیم حاصل کی اور 1962ء میں لاہور شفٹ ہوگئے۔بوقت(۔) ان کی عمر 70 سال تھی۔بیت النور ماڈل ٹاؤن میں جام شہادت نوش فرمایا۔نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے ہر جمعہ قریباً 12 بجے گھر سے نکلتے تھے۔وقوعہ کے روز ناسازی طبیعت کے باعث قریباً ایک بجے ماڈل ٹاؤن بیت النور میں پہنچے۔(۔) کے صحن میں جنرل ناصر صاحب کے ساتھ کرسی پر بیٹھے تھے۔حملے کے دوران موصوف ہال کے اندر داخل ہو کر پہلی صف میں بیٹھ گئے۔اس دوران دروازہ بند کرنے کی کوشش کے دوران دہشتگرد نے بندوق کی نالی دروازے میں پھنسا لی اور فائرنگ کرتا رہا۔پہلی گولی آپ کے سر میں لگی جس سے موقع پر ہی (قربانی) ہوگئی۔

قریباً دس سال قبل آپ نے خواب میں دیکھا تھا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر کے ساتھ ایک قبر تیار کی گئی ہے، پوچھنے پر بتایا کہ یہ آپ کی قبر ہے۔(قربانی) کے بعد یہ تعبیر بھی سمجھ میں آئی کہ وہ واقعہ میں آپ کی قبر تھی کیونکہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسل میں سے تھے اور (مرحوم) بھی دونوں کی قدر مشترک ہے۔(قربانی) کے بعد ان کی بیٹی نے خواب میں دیکھا کہ والد صاحب (مرحوم) خواب میں آئے ہیں اور کہتے ہیں کہ میرا کمرہ (جو گھر کا کمرہ تھا) سیٹ کر دو تو خادم نے ٹھیک کر دیا۔اور کہتی ہیں کہ کچھ دیر بعد کچھ مہمان آئے اور انہوں نے خواہش ظاہر کی کہ ہم نے کمرہ دیکھنا ہے۔

(۔) مرحوم کے بیٹے مکرم نورالامین واصف صاحب بتاتے ہیں کہ جب والد صاحب (مرحوم) کے نکاح کا مرحلہ پیش ہوا تو بعض لوگوں نے ان کا تعلق غیر مبائعین سے قائم کرنے کی کوشش کی کہ یہ غیر مبائعین ہیں یعنی خلافت کی بیعت نہیں کی۔جس پر معاملہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے پاس پہنچا تو حضور نے بڑی شفقت سے فرمایا کہ ان کو تجدید بیعت کی کیا ضرورت ہے یہ تو اس شخص کے پوتے ہیں جس نے سب سے پہلے بیعت کی تھی اور وہ حضرت مسیح موعود کو بہت ہی پیارا تھا۔اس پر حضرت مولانا ابو العطاء جالندھری صاحب نے ان کا نکاح پڑھایا۔آپ کے ایک عزیز نے آپ کی خوبیوں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ(۔) مرحوم میں حسنِ سلوک، غریبوں کی مدد کرنا، مہمان نوازی، بیماروں کی تیمارداری کرنے کی خوبیاں نمایاں تھیں۔

(۔) مرحوم کو سندھ قیام کے دوران متعدد ضرورتمند بچیوں کی شادی کروانے اور ضرورتمند بچوں کے تعلیمی اخراجات برداشت کرنے کی بھی توفیق ملی۔مہمان نوازی کی صفت تو آپ میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔اگر کوئی مہمان آجاتا تو اپنے گھر سے بغیر کھانا کھلائے اس کو جانے نہیں دیتے تھے۔باقاعدہ تہجد گزار تھے۔

اگلا ذکر ہے **مکرم ڈاکٹر طارق بشیر صاحب (مرحوم) ابن مکرم چوہدری یوسف خان صاحب** کا۔(۔) مرحوم کے والد شکر گڑھ کے رہنے والے تھے اور والد صاحب نے بیعت کر کے جماعت میں شمولیت اختیار کی تھی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ارشاد پر زمینوں کی نگرانی کے لئے سندھ چلے گئے۔کراچی قیام کیا۔(۔) مرحوم کی پیدائش کراچی میں ہوئی۔تاہم بعد میں یہ خاندان شکر گڑھ آ گیا۔ابتدائی تعلیم کے بعد(۔) مرحوم لاہور آ گئے جہاں سے MBBS کے علاوہ میڈیکل کی دیگر تعلیم حاصل کی۔15 سال قصور گورنمنٹ ہسپتال میں کام کیا۔(قربانی) کے وقت میو ہسپتال لاہور میں بطور A.M.S کام کر رہے تھے نیز قصور میں کلینک بھی بنایا ہوا تھا۔بوقت(قربانی) ان کی عمر 57 سال تھی اور دارالذکر میں جام (قربانی) نوش فرمایا۔

(۔) دارالذکر کے مین ہال میں محراب کے بائیں طرف بیٹھے تھے کہ باہر سے حملہ کے بعد جو پہلا گرینڈ اندر پھینکا گیا اس میں زخمی ہوئے اور اسی حالت میں ہی (۔) ہوگئے۔(۔) مرحوم

کی اہلیہ نے (۔) سے چند دن قبل خواب میں دیکھا کہ آسمان پر ایک اچھا سا گھر ہے جو فضا میں تیر رہا ہے اور آپ اس میں اڑتے پھر رہے ہیں۔ دوسری خواب میں دیکھا کہ زلزلہ اور طوفان آیا ہے چیزیں ہل رہی ہیں۔ اور میں دوڑتی پھر رہی ہوں اور وہ مجھے مل نہیں رہے۔ ان کی اہلیہ بتاتی ہیں کہ بہت نفیس آدمی تھے، کبھی کسی سے سخت بات نہیں کی۔ بچوں سے اور خصوصاً بیٹیوں سے بہت پیار تھا۔ مریضوں سے حسن سلوک سے پیش آتے۔ ہر ایک سے ہمدردی کرتے تھے۔ ان کے غیر از جماعت مالک مکان نے جب اپنے حلقہ احباب میں ان کی شہادت کی خبر سنی تو اسے اتنا دکھ ہوا کہ وہ چکرا گئے۔ کئی سعید فطرت لوگ ایسے ہیں۔ چھ سال کے عرصہ کے دوران مالک مکان کو کرایہ گھر جا کر ادا کرتے تھے۔ کبھی موقع ایسا نہیں آیا کہ مالک مکان کو کرایہ لینے کے لئے آنا پڑا ہو۔ حضرت مسیح موعود کی کتب بہت شوق سے پڑھتے تھے۔ چندہ باقاعدگی سے دیتے۔ بیوی کو کہا ہوا تھا کہ روزانہ آمدنی میں سے ایک حصہ غریبوں کے لیے نکالنا ہے۔ میرے خطبات باقاعدگی سے سنتے تھے۔ بعض اوقات بار بار سنتے تھے۔ ان کے ایک بیٹے نے بھی MBBS کر لیا ہے اور ہاؤس جاب کر رہا ہے۔ وہ بھی اس سانحہ میں زخمی ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس زخمی بیٹے کو اور تمام زخمیوں کو بھی صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

اگلا ذکر ہے **مکرم ارشد محمود بٹ صاحب (مرحوم) ابن مکرم محمود احمد بٹ صاحب کا۔** (مرحوم) کے پڑدادا مکرم عبداللہ بٹ صاحب نے احمدیت قبول کی تھی اور پسرور ضلع سیالکوٹ کے رہنے والے تھے۔ ان کے پڑنانا حضرت جان محمد صاحب (۔) حضرت مسیح موعود تھے۔ ڈسکہ کے رہنے والے تھے۔ ان کے والد صاحب ائیر فورس میں ملازم تھے۔ بسلسلہ ملازمت مختلف مقامات پر تعینات رہے۔ (۔) مرحوم لاہور میں پیدا ہوئے۔ I.COM کیا ہوا تھا۔ بوقت شہادت ان کی عمر 48 سال تھی۔ اپنے حلقہ کے نائب زعیم انصاراللہ اور سیکرٹری تحریک جدید کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ بیت النور میں جام (۔) نوش فرمایا۔ جمعہ کے روز جلدی تیار ہو گئے۔ عموماً ان کے بھائی ساتھ لے کر جاتے تھے، کیونکہ ان کا ایک پاؤں پولیو کی وجہ سے کمزور تھا۔ اگر بھائی لیٹ ہوتے تو خود ہی وَین پر چلے جاتے۔ سانحہ کے وقت پہلی صف میں بیٹھے ہوئے تھے۔ شروع میں ہونے والے حملے میں تین چار گولیاں لگیں جس سے موقع پر ہی (قربان) ہو گئے۔ اہل خانہ نے بتایا کہ (۔) مرحوم پنجوقتہ نماز کے پابند تھے روزانہ اونچی آواز میں تلاوت قرآن کریم کیا کرتے۔ معذوری کے باوجود اپنا کام خود کرتے تھے۔ خلافت سے عشق تھا۔ اپنی استطاعت سے بڑھ کر چندہ ادا کرتے تھے۔ سلسلہ کی بہت ساری کتب کا مطالعہ کر چکے تھے۔ بہت دعا گو انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ درجات بلند فرمائے۔

اگلا ذکر ہے **مکرم محمد حسین ملہی صاحب (مرحوم) ابن مکرم محمد ابراہیم صاحب کا۔ (مرحوم)** کا تعلق گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ سے تھا۔ ان کے والد محترم نے بیعت کر کے جماعت میں شمولیت اختیار کی۔ کچھ عرصہ سندھ میں بھی رہے۔ 34 سال سے لاہور میں مقیم تھے۔ ان کو جماعتی سکولوں میں بھی پڑھانے کا موقع ملا۔ بوقت (قربانی) ان کی عمر 68 سال تھی۔ (۔) بیت النور ماڈل ٹاؤن میں جام (۔) نوش فرمایا۔ ہانڈو گجر لاہور میں تدفین ہوئی۔ سانحہ کے روز ایک بجے کے قریب سائیکل پر گھر سے نکلے اور (۔) بیت النور کے مین ہال میں پہلی صف میں بیٹھے تھے کہ دہشتگردوں کی فائرنگ سے بازو اور پیٹ میں گولیاں لگیں اور شدید زخمی ہو گئے۔ زخمی حالت میں میو ہسپتال لے جایا گیا جہاں آپریشن تھیٹر میں (قربان) ہو گئے۔ اہل خانہ نے بتایا کہ پنجوقتہ نماز کے پابند تھے، تہجد باقاعدگی سے ادا کرتے۔ ہر نیکی کے کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ پیشہ کے لحاظ سے الیکٹریشن تھے۔ غریبوں اور ضرورتمندوں کا کام بغیر معاوضہ کے کر دیتے تھے۔ اپنے حلقہ کی (۔) اپنی نگرانی میں تعمیر کروائی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

اگلا ذکر ہے **مکرم مرزا محمد امین صاحب (مرحوم) ابن مکرم حاجی عبدالکریم صاحب کا۔** (۔) مرحوم کے والد جموں کشمیر کے رہنے والے تھے۔ انہوں نے 1952ء میں بیعت کر کے احمدیت میں شمولیت اختیار کی۔ والد صاحب کے بیعت کرنے کے کچھ عرصہ بعد (۔) مرحوم نے بھی بیعت کر لی تھی۔ بوقت (قربانی) ان کی عمر 70 سال تھی اور (۔) دارالذکر میں جام (۔) نوش فرمایا۔ عموماً (۔) دارالذکر میں نماز جمعہ ادا کرتے تھے۔ پہلی صف میں بیٹھے ہوئے تھے کہ گرنیڈ اور گولیوں کے حملہ میں شدید زخمی ہو گئے۔ تین دن ہسپتال میں زیر علاج رہے۔ 31 مئی کو ہسپتال میں ہی (قربان) ہو گئے۔ سانحہ سے دو دن قبل رات کو سوئے ہوئے تھے کہ اچانک اپنے دونوں ہاتھ بلند کر کے اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہہ کر اٹھ بیٹھے۔ ہڑبڑا کر نعرہ لگاتے ہوئے اٹھے۔ نہایت خوش اخلاق اور ملنسار تھے۔ جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ مختلف جماعتی مقابلہ جات میں انعامات بھی حاصل کئے۔

اگلا ذکر ہے **مکرم ملک زبیر احمد صاحب (مرحوم) ابن مکرم ملک عبدالرشید کا۔** (۔) مرحوم ضلع فیصل آباد کے رہنے والے تھے۔ ان کے دادا مکرم ملک عبدالمجید خان صاحب نے حضرت مسیح موعود کے وقت میں احمدیت قبول کی تاہم حضور کی زیارت نہ کر پائے۔ (۔) مرحوم نے فیصل آباد میں محکمہ واپڈا میں ملازمت کی اور ریٹائرمنٹ کے بعد سانحہ سے قریباً ایک ماہ قبل لاہور شفٹ ہوئے تھے۔ فیصل آباد میں (۔) بیت الفضل کی تعمیر میں ان کے والد صاحب کا نام بنیادی لوگوں میں شامل تھا۔ ابتدا میں دیگر حلقہ جات میں نماز جمعہ ادا کرتے رہے لیکن بیت النور ماڈل ٹاؤن کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے کہ یہاں احمدی اکٹھے ہوتے ہیں اور کافی تعداد میں ہوتے ہیں اور بیٹے کو کہا کہ مجھے یہاں ہی لایا کرو۔ بوقت (۔) ان کی عمر 61 سال تھی اور (۔) بیت النور میں ان کی (۔) ہوئی۔

(۔) مرحوم مین ہال میں بیٹھے تھے اور بیٹا دوسرے ہال میں تھا۔ فائرنگ کے دوران ہال کے درمیان گرل (Grill) کے پاس جاتے ہوئے یہ گرے ہیں یا بیٹھے ہیں بہرحال وہیں بیٹھے تھے۔ بیٹا ان کو ڈھونڈتا پھر رہا تھا تو بیٹے کو تو یہ نظر نہیں آئے لیکن انہوں نے بیٹے کو دیکھ لیا اور زوردار آواز میں کہا ''کدھر بھاگے پھرتے ہو، اگر کچھ ہوگا تو ہم (۔) ہوں گے، اور یہاں اپنے بھائیوں کے ساتھ ہی (قربان) ہوں گے۔'' اسی دوران ان کو دل پر گولی لگی، شدید زخمی ہو گئے۔ اسی حالت میں ہسپتال لے جایا گیا جہاں ان کی (قربانی) ہو گئی۔ اہل خانہ بتاتے ہیں کہ نمازی اور تہجد گزار تھے۔ تہجد میں کبھی ناغہ نہیں کیا۔ اکثر وقت MTA دیکھتے تھے۔ شہید مرحوم کہا کرتے تھے کہ اگر تھکاوٹ کی وجہ سے کبھی بیدار نہ ہوں تو یوں لگتا ہے کہ کسی نے مجھے زبردستی اٹھا دیا ہے۔ تہجد کی اتنی عادت تھی اور وقت پر اٹھ جایا کرتے تھے۔ بیٹے نے گاڑی لی تو نصیحت کی کہ بیٹا اس میں کسی قسم کا کوئی ریڈیو یا ٹیپ ریکارڈر یا ڈی وی ڈی (جو ہے) نہیں لگانی۔ اس کے بدلے سبحان اللہ اور درود شریف کا وِرد کیا کرو اور خود بھی یہی کیا کرتے تھے۔ چھوٹے بھائی نے بتایا کہ بچپن میں فٹ پاتھ پر بنے ہوئے چوکھٹوں پر چلتے ہوئے کہا کرتے تھے کہ اس چوکھٹے میں درود پڑھو، اس میں فلاں دعا پڑھو، اس میں فلاں دعا پڑھو۔ بیٹے نے کہا کہ گاڑی کی انشورنس کروانی ہے تو انہوں نے کہا بیشک کروا لو لیکن انشورنس والے کمزور ہیں تم ایسا کرو کہ گاڑی کے نام پر ہر ماہ چندہ دیا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ زیادہ حفاظت کرنے والا ہے۔ چنانچہ اس ہدایت پر بھی عمل کیا گیا۔ باکسنگ کے اچھے کھلاڑی تھے اور انہوں نے کافی انعامات جیتے ہوئے تھے۔

اگلا ذکر ہے **مکرم چوہدری محمد نواز صاحب (مرحوم)** کا جو **مکرم چوہدری غلام رسول صاحب بجہ** کے بیٹے تھے۔ (۔) مرحوم کے آباؤاجداد اونچا بجہ ضلع سیالکوٹ کے رہنے والے تھے۔ ان کے پھوپھا حضرت چوہدری غلام احمد مہار صاحب اور ان کے والد حضرت چوہدری شاہ محمد مہار صاحب چندر کے منگولے ضلع نارووال حضرت مسیح موعود کے (۔) تھے۔ ان کے والد صاحب اور ان کے بڑے بھائی نے حضرت مصلح موعود کے دور خلافت میں بیعت کی اور اس سے قبل گاؤں میں مناظرہ کروایا جس کے نتیجے میں ان کے خاندان نے بیعت کر لی تھی۔ بی۔اے، بی۔ایڈ کرنے کے بعد محکمہ تعلیم جائن (Join) کیا۔ 1991ء میں بطور ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول کشمیر سے ریٹائر ہوئے اور اکتوبر 1992ء میں لاہور شفٹ ہو گئے۔ اپنے حلقہ میں بطور محاسب خدمت کی توفیق

پائی۔ بوقت (قربانی) ان کی عمر 80 سال تھی اور (۔) دارالذکر میں جام (۔) نوش فرمایا۔

(۔) دارالذکر سے ان کو خاص لگاؤ تھا۔ کہا کرتے تھے کہ جب لاہور میں زیر تعلیم تھا تو دارالذکر کی تعمیر کے سلسلہ میں وقار عمل میں شامل ہوتا تھا اس لئے دارالذکر سے خاص لگاؤ ہے۔ وقوعہ کے روز نیا سوٹ اور نیا جوتا پہنا۔ ایک بجے کے قریب دارالذکر کے مین ہال میں پہنچے، کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے کہ اس دوران گرینیڈ پھٹنے سے (قربان) ہو گئے۔ چند ماہ پہلے اہلیہ نے خواب میں دیکھا کہ آواز آئی ہے ''مبارک ہو آپ کا خاوند زندہ ہے''۔ اہل خانہ نے مزید بتایا کہ صاف گو انسان تھے۔ تندرست اور Active تھے۔ اپنی عمر سے 20 سال چھوٹے لگتے تھے۔ تعلیم الاسلام کالج میں روئنگ کی ٹیم کے کیپٹن تھے۔ مختلف زبانوں پر عبور حاصل تھا۔ جماعتی لٹریچر کے علاوہ دیگر مذاہب کا لٹریچر بھی زیر مطالعہ رہتا تھا۔

اگلا ذکر ہے **مکرم شیخ مبشر احمد صاحب شہید ابن مکرم شیخ حمید احمد صاحب** کا۔ (۔) مرحوم کے آباؤ اجداد قادیان کے رہنے والے تھے، پارٹیشن کے بعد ربوہ آگئے اور 35 سال سے لاہور میں مقیم تھے۔ پھر ربوہ سے لاہور چلے گئے۔ ان کے دادا مکرم شیخ عبدالرحمٰن صاحب نے خلافت ثانیہ کے دور میں بیعت کرنے کی توفیق پائی۔ حضرت مہر بی بی صاحبہ (۔) حضرت مسیح موعود ان کی نانی تھیں۔ بوقت (قربانی) ان کی عمر 47 سال تھی اور (۔) بیت النور ماڈل ٹاؤن میں جام (۔) نوش فرمایا۔ بیت النور کے پچھلے ہال کی تیسری صف میں بیٹھے ہوئے تھے۔ دہشتگرد کے آنے پر دروازہ بند کرنے کی کوشش کی مگر ایک گولی ان کے پیٹ میں دائیں طرف لگ کر باہر نکل گئی۔ بعد میں گرنیڈ پھٹنے سے بھی مزید زخمی ہوئے اور کان سے بھی کافی دیر تک خون نکلتا رہا۔ باوجود اس کے بعد میں بھی دو تین گھنٹے یہ زندہ رہے ہیں، پیٹ پر ہاتھ رکھ کر خود چل کر ایمبولینس تک گئے لیکن ایمبولینس میں ہسپتال جاتے ہوئے (قربان) ہو گئے۔ سانحہ کے روز بظاہر حالات اس نوعیت کے تھے کہ نماز جمعہ پر جانا مشکل تھا لیکن خدا تعالیٰ نے (قربانی) کا رتبہ دینا تھا اس لئے بالآخر بیت النور پہنچ گئے۔ (۔) مرحوم ہر جمعہ کو اپنے بیمار خُسر کو نماز کے لئے لے جایا کرتے تھے۔ اس مرتبہ ان کی طبیعت ناساز تھی اور انہوں نے کہا کہ میں نے اس دفعہ جمعہ پر نہیں جانا۔ چنانچہ اکیلے خود ہی جمعہ کیلئے نکلے۔ راستے میں گاڑی خراب ہو گئی گاڑی کو ورکشاپ پہنچایا اس کے بعد اپنے قریبی کام کرنے والی جگہ پر چلے گئے تاکہ بعض امور نمٹا سکیں۔ وہاں پہنچے ابھی کام شروع کیا ہی تھا تو لائٹ بند ہو گئی۔ وہاں سے باہر نکلے تو بھائی سے ملاقات ہو گئی اور اس نے کہا کہ مجھے بھی جمعہ پر جانا ہے، لے جائیں۔ ابھی یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ لائٹ آ گئی۔ لیکن بہر حال جمعہ پر چلے گئے۔ بجلی آنے پر کام شروع نہیں کیا بلکہ جمعہ کے لئے روانہ ہو گئے۔ اگر کام میں مصروف ہوتے تو ہو سکتا تھا وقت کا پتہ نہ لگتا۔

ان کی اہلیہ محترمہ نے بتایا کہ میرے خاوند ایک مثالی شوہر تھے۔ ہماری شادی قریباً بیس سال قبل ہوئی تھی۔ ہمارا جائنٹ فیملی سسٹم تھا۔ میرے شوہر نے ہر ایک کا خیال رکھا اور کبھی کسی کو شکایت کا موقع نہیں دیا۔ ان کی نسبتی ہمشیرہ نے (قربانی) سے پہلے خواب میں دیکھا کہ مبشر بھائی سفید رنگ کی گاڑی میں ہیں جو آسمان پر اڑتی جارہی ہے۔ ان کی (قربانی) کے دو دن بعد ان کی بیٹی ماریہ مبشر نے خواب میں دیکھا کہ ''ابو دروازے میں کھڑے مسکرا رہے ہیں تو پوچھا کہ آپ زندہ ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ میں تو ٹھیک ہوں اور آپ کے ساتھ ہوں''۔ (۔) مرحوم نہایت سادہ طبیعت کے مالک، رحم دل، غریبوں کے ہمدرد محبت کرنے والے انسان تھے۔ چھوٹوں اور بڑوں کی عزت کرنے والے اور سب میں ہر دل عزیز تھے۔

اللہ تعالیٰ ان سب (۔) کے درجات بلند فرمائے۔ ان کے بیوی بچوں کا حافظ و ناصر ہو۔ جن کے والدین حیات ہیں انہیں بھی ہمت اور حوصلہ سے یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ان کی نسلوں کے ایمانوں کو بھی مضبوط رکھے۔ آئندہ نسلیں بھی صبر اور استقامت سے یہ سب دین پر قائم رہنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ان سب کو اپنی حفاظت اور پناہ میں رکھے۔

❀❀❀❀❀❀❀

در مدح سیّدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ

سیّد عاشقاں سرور دلبراں
تیرے قدموں کے جب سے پڑے ہیں نشاں
جادۂ عشق پر ہے بہارِ جناں
جُز ترے کون ہے جانِ جانانِ جاں
شافعِ عاصیاں ساقیِ تشنگاں
خاتم المرسلینؐ اے شہِ دو جہاں

کوہِ فاران سے تُو ہوا رونما
اک صدا سے تری حشر برپا ہوا
اور صدیوں کے مُردوں میں جاں پڑ گئی
کیا بتائیں ہوا ایک لمحے میں کیا
نورِ حق سے چھٹی ظلمتِ دیگراں
بامِ عالم سے دی روشنی نے اذاں
خاتم المرسلینؐ اے شہِ دو جہاں

سب نے سیکھے ہیں تجھ سے اے جانِ حیا
زندگی کے سلیقے خلوص و وفا
دلبری دلربائی کی تمثال تُو
اور دل ہے ترا عرشِ ربّ الوریٰ
دے رہے ہیں گواہی یہ کون و مکاں
کوئی تجھ سا نہیں کوئی تجھ سا کہاں
خاتم المرسلینؐ اے شہِ دو جہاں

جھولی پھیلائی صدیوں نے در پر ترے
آتے لمحے بھی دامن کو پھیلائیں گے
دین و دنیا میں راحت جنہیں چاہیے
چھوڑ کر وہ ترا در کہاں جائیں گے
جب تلک بھی رہی نبضِ عالم رواں
تیری خوشبو سے مہکیں گی سانسیں یہاں
خاتم المرسلینؐ اے شہِ دو جہاں

جمیل الرحمٰن۔ لندن

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

۞ مکرم رانا سلطان احمد خان صاحب مینیجر ماہنامہ خالد و تشحیذ الاذہان ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے خاکسار کے دوست مکرم وزیر علی پھل صاحب آف گمبٹ ضلع خیر پور کو مورخہ 20 جون 2010ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ بچے کا نام رحمت علی تجویز ہوا ہے۔ احباب جماعت سے بچے کے نیک، خادم دین اور خلافت احمدیہ کے سچے جانثار بننے کے لئے درخواست دعا ہے نیز یہ بچہ والدین کے لئے قرۃ العین ثابت ہو۔ اللہ تعالیٰ بچے کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا کرے۔ آمین

ولادت

۞ مکرم راجہ خلیل احمد صاحب کھاریاں ضلع گجرات تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم راجہ شیراز احمد صاحب اور بہو مکرمہ عالیہ شیراز صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ 4 جولائی 2010ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ بچے کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت وقف نو کی بابرکت تحریک میں قبول فرمایا ہے۔ نومولود کا نام آبان احمد تجویز ہوا ہے جو کہ ماسٹر محمد اصغر صاحب صدر جماعت احمدیہ گولیکی کا نواسہ ہے احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک صالح خادم دین اور درازی عمر والا نیز والدین اور سلسلہ کے لئے مفید وجود بنائے۔ آمین

اعلان داخلہ

۞ فیڈرل اردو یونیورسٹی آف آرٹس سائنس اینڈ ٹیکنالوجی لاہور نے درج ذیل پروگرامز میں داخلہ کا اعلان کر دیا ہے۔ بی ٹیک (الیکٹریکل، الیکٹرونکس) ایم بی اے (مارکیٹنگ ۔ فنانس ۔ ہیومن ریسورس مینجمنٹ ۔ آئی ٹی) ایم اے اکنامکس درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 20/اگست 2010ء ہے۔

۞ ایبٹ آباد انٹرنیشنل میڈیکل کالج ایبٹ آباد نے MBBS میں داخلہ کا اعلان کر دیا ہے۔ ایف ایس سی پری میڈیکل میں 60% نمبر اور انٹری ٹیسٹ میں کلیئر ہونا ضروری ہے۔ داخلہ فارم اور مزید معلومات کیلئے www.aimcatd.com اور فون نمبرز 0992-381186,380421 پر رابطہ کریں۔

۞ فرنٹیئر میڈیکل اینڈ ڈینٹل کالج ایبٹ آباد نے ایم بی بی ایس اور بی ڈی ایس میں داخلہ کا اعلان کر دیا ہے۔ داخلے میرٹ کی بنیاد پر ہوں گے۔ میرٹ انٹری ٹیسٹ، ایف ایس سی، میٹرک اور انٹرویو کے مارکس پر ہوگا جن صوبوں کا انٹری ٹیسٹ نہیں ہوگا ان کا ٹیسٹ کالج لے گا۔ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 7/اگست ہے۔ مزید معلومات کیلئے فون نمبر 0992-382631,383568 اور ویب سائٹ www.fmc.edu.pk پر رابطہ کریں۔

۞ CMH لاہور میڈیکل کالج اینڈ انسٹیٹیوٹ آف ڈینٹسٹری نے ایم بی بی ایس اور بی ڈی ایس میں داخلہ کا اعلان کر دیا ہے۔ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 5 ستمبر 2010ء ہے۔ داخلہ کیلئے ضروری ہے کہ ایف ایس سی میں 65% اور UHS کا انٹری ٹیسٹ کلیئر کیا ہو، اگر انٹری ٹیسٹ نہیں دیا تو ادارہ اپنا انٹری ٹیسٹ 19 ستمبر 2010ء کو ہوگا۔ مزید معلومات کیلئے مندرجہ ذیل سائٹ ملاحظہ کریں۔

www.cmhlahore.edu.pk

۞ اسلام آباد میڈیکل اینڈ ڈینٹل کالج نے ایم بی بی ایس اور بی ڈی ایس میں داخلہ کا اعلان کر دیا ہے درخواست فارم اور مزید معلومات کیلئے www.imdcollege.com اور فون نمبر 051-2807201-03 پر رابطہ کریں۔

۞ یونیورسٹی آف سینٹرل پنجاب لاہور نے بیچلرز، ماسٹرز، ایم فل اور پی ایچ ڈی میں داخلہ کا اعلان کر دیا ہے۔ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 18/اگست 2010ء ہے مزید معلومات کیلئے فون نمبر 042-3588007 اور ویب سائٹ www.ucp.edu.pk ملاحظہ کریں۔

۞ منہاج یونیورسٹی لاہور نے بیچلرز، ماسٹرز، ایم فل اور پی ایچ ڈی میں داخلہ کا اعلان کر دیا ہے۔ مزید معلومات کیلئے فون نمبر 6-042-35145621 اور ویب سائٹ www.mul.edu.pk ملاحظہ کریں۔

(نظارت تعلیم)

سانحہ ارتحال

۞ مکرم لیاقت احمد صاحب مربی سلسلہ ایم ٹی اے ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

محترمہ سمیعہ انور صاحبہ اہلیہ مکرم شہباز احمد وڑائچ صاحب جماعت احمدیہ 11 فورڈواہ ضلع بہاولنگر بعمر 36 سال مورخہ 21 جولائی 2010ء کو وفات پا گئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ مقامی طور پر خاکسار نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اس کے بعد 166 مراد میں مکرم عتیق احمد باجوہ صاحب مربی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ تدفین کے لئے میت ربوہ لے جائی گئی۔ جہاں مکرم بشارت احمد محمود صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم ضمیر احمد ندیم صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ مرحومہ نے لواحقین میں خاوند کے علاوہ 2 بیٹے اور ایک بیٹی سوگوار چھوڑی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو غریق رحمت کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

۞ مکرم چوہدری نسیم احمد سیفی صاحب کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی پھوپھی زاد ہمشیرہ مکرمہ زرینہ کوثر صاحبہ زوجہ مکرم شبیر احمد صاحب مورخہ 20 جولائی 2010ء کو 32 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ 20 جولائی کو 3:45 بجے سہ پہر بیت الذکر بدوملہی ضلع نارووال میں نماز جنازہ مکرم ڈاکٹر لطیف احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ بدوملہی نے پڑھائی مقامی قبرستان میں تدفین کے بعد محترم جمال احمد صاحب معلم وقف جدید نے دعا کروائی۔ مرحومہ مکرم نصیر احمد صاحب نمبردار بدوملہی کی بہو اور مکرم رحمت علی صاحب مرحوم اونچا مانگٹ کی بیٹی تھیں۔ آپ نے پسماندگان میں پانچ بیٹے، 3 بھائی اور ایک بہن یادگار چھوڑے ہیں، بوقت وفات مرحومہ کے چھوٹے بیٹے کی عمر صرف چار یوم تھی۔ احباب سے ان کیلئے خصوصی دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان سب کو اپنی رحمت کی چادر میں لپیٹ لے۔ مرحومہ کے بڑے بھائی مکرم منظور احمد صاحب محلہ طاہر آباد شرقی ربوہ دوسرے بھائی مکرم مقبول احمد صاحب اونچا مانگٹ ضلع حافظ آباد، تیسرے بھائی مکرم مقصود احمد صاحب راولپنڈی اور ہمشیرہ شاہینہ کوثر صاحبہ زوجہ مکرم قمر احمد شفیق صاحب طاہر آباد شرقی حمد ربوہ ہیں۔ مرحومہ کی بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ نیز کثرت سے احباب جماعت اور دیگر دوستوں نے بذریعہ فون و بالمشافہ ہمارا حوصلہ بڑھایا اور اظہار ہمدردی کی ہے، ہم ان سب احباب کے تہہ دل سے مشکور ہیں۔

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

۞ ادارہ الفضل مکرم منور احمد جچہ صاحب کو بطور نمائندہ مینیجر الفضل ضلع ملتان، مظفرگڑھ اور ڈیرہ غازی خان کیلئے برائے توسیع اشاعت و وصولی واجبات کیلئے بھیج رہا ہے۔ احباب کی خدمت میں تعاون کی درخواست ہے۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

الفضل اور کراچی کے احباب

۞ مکرم عبدالرشید سماٹری صاحب کراچی نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل (آنریری) سے احباب جماعت نماز جمعہ کے بعد احمدیہ ہال میں رابطہ کر سکتے ہیں۔ الفضل جاری کروانے کیلئے فون نمبر 6320478 پر ان سے رابطہ قائم کیا جا سکتا ہے۔

☆ سالانہ چندہ -/2100 روپے

☆ ششماہی =/1050 روپے

☆ سہ ماہی =/525 روپے

☆ خطبہ نمبر =/450 روپے ہے۔

احباب جماعت الفضل کی توسیع اشاعت میں ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

خریداران الفضل متوجہ ہوں!

۞ بیرون از ربوہ خریداران الفضل کو چندہ الفضل ختم ہونے پر جب یاددہانی کی چٹھی ملے تو چندہ کی ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیں اور نمائندہ مینیجر الفضل کا انتظار نہ کریں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

چپ بورڈ، پلائی ووڈ، ویز بورڈ، لیمینیشن بورڈ فلش ڈور، مولڈنگ، کیلئے تشریف لائیں۔
فیصل پلائی ووڈ اینڈ ہارڈ ویئر سٹور
145 فیروز پور روڈ جامعہ اشرفیہ لاہور
فون: 042-7563101 طالب دعا: فیصل خلیل خاں
موبائل: 0300-4201198 قیصر خلیل خاں

New Mian Bhai
10 Montgomery Road
Lahore -6 Pakistan
Deals in Suzuki Genuine Parts
PH:042-6313372-6313373

ڈیلر: سی آر سی شیٹ اور کوائل
الرحیم سٹیل
139۔ لوہا مارکیٹ
لنڈا بازار۔ لاہور
فون آفس: 042-7653853-7669818 فیکس: 042-7663786
Email:alraheemsteel@hotmail.com

G.H.P کی معیاری زوداثر سیل بند پوٹینسی
پیکنگ و پوٹینسی 30/200/1000
گلاس شواپے 10ML Rs 20/=
پلاسٹک شواپے 25ML Rs 25/=
خوبصورت بریف کیس بمعہ 240,120,60 سیل بند ادویات
کے علاوہ جرمن شواپے سیل بند پوٹینسی رعایتی قیمت پر خریدیں۔

لمبے، گھنے سیاہ اور ریشمی بالوں کا راز
سپیشل ہومیو ہیئر ٹانک
یہ تیل دماغ کی طاقت، بالوں کی مضبوطی اور نشوونما کیلئے ایک لاثانی ٹانک ہے۔
رعایتی قیمت پیکنگ 120ML =/200 روپے

چھوٹے قد کا سپیشل علاج
تین مختلف مرکبات پر مشتمل قد کو بڑھانے کیلئے لڑکوں اور لڑکیوں کی الگ الگ زوداثر دوا ہے۔
دو ماہ کا علاج رعایتی قیمت =/300 روپے

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمان کالونی ربوہ۔ فیکس نمبر 047-6212217
فون: 0333-9797797, 047-6211399
راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 047-6212399,0333-9797798

داخلہ مدرسۃ الظفر

(معلمین کلاس)

☆ مدرسۃ الظفر ربوہ میں داخلہ کیلئے تحریری ٹیسٹ اور انٹرویو میٹرک کے نتیجہ کے بعد ہو گا معین تاریخ کا اعلان روزنامہ الفضل میں کر دیا جائے گا۔ ایسے طلباء جو زندگی وقف کر کے مدرسۃ الظفر میں داخلہ کے خواہشمند ہیں۔ وہ اپنی درخواست والد / سرپرست کے دستخط اور مقامی جماعت کے صدر صاحب/ امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ نظامت ارشاد وقف جدید ربوہ کو ارسال کریں تا کہ انٹرویو سے قبل دفتری کارروائی مکمل کی جاسکے۔

شرائط برائے داخلہ مدرسۃ الظفر

☆ امیدوار کا میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔

☆ میٹرک پاس امیدوار کی عمر 20 سال سے زائد نہ ہو۔

☆ ایف اے/ ایف ایس سی پاس امیدوار کی عمر 22 سال سے زائد نہ ہو۔

☆ قرآن کریم ناظرہ صحت تلفظ کے ساتھ پڑھنا جانتا ہو۔

☆ مقامی جماعت کے امیر صاحب/ صدر صاحب کی سفارش امیدوار کے حق میں ہو۔

ہدایات

1۔ امیدواران درخواست میں نام، ولدیت، اور تاریخ پیدائش سکول کے ریکارڈ کے مطابق درج کریں۔ نیز واقفین نو اپنا حوالہ وقف نو بھی ضرور لکھیں۔ امتحان کا نتیجہ نکلنے کے فوراً بعد اپنے نتیجہ کی اطلاع دیں اور رزلٹ کارڈ کی تصدیق شدہ فوٹو کاپی دفتر نظامت ارشاد وقف جدید میں بھجوائیں۔

2۔ قرآن کریم ناظرہ صحت تلفظ کے ساتھ پڑھنے کو یقینی بنائیں۔ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کرتے رہیں۔ عربی اور انگریزی کے معیار کو نیز دینی معلومات اور معلومات عامہ کو بہتر بنائیں۔ کتب سیرت النبی ﷺ، سیرت حضرت مسیح موعود، مختصر تاریخ احمدیت کامیابی کی راہیں، دینی معلومات شائع کردہ مجلس خدام الاحمدیہ نیز روزنامہ الفضل اور جماعتی رسالہ جات کا مطالعہ کرتے رہیں۔

نوٹ: 1۔ انٹرویو کے وقت میٹرک/ ایف اے / ایف ایس سی کی اصل سند/ رزلٹ کارڈ ساتھ لائیں۔

2۔ مزید معلومات کیلئے مندرجہ ذیل فون نمبروں پر رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

فون نمبر: 047-6212968

فیکس نمبر: 047-6214329

(ناظم ارشاد وقف جدید)

(بقیہ از صفحہ 1)

جماعت احمدیہ کے بارے میں اظہار خیال کیا اور امن و محبت کی تعلیمات اور خدمت انسانیت کے کاموں کو سراہا۔ ایم ٹی اے انٹرنیشنل نے اس موقع پر بہت سے خصوصی پروگرام مثلاً کاسٹ کئے اور تین دن کے جلسہ کی جملہ کارروائی Live دکھائی۔ امسال سانحہ لاہور کے حوالے سے بھی اس جلسہ میں ذکر ہوتا رہا۔ برطانوی اور غیر ملکی شخصیات نے اس سانحہ پر افسوس کا اظہار کیا۔ پنڈال میں گاہے بگاہے شہدائے لاہور زندہ باد کے نعرے بھی بلند ہوتے رہے۔

اس تاریخی جلسہ کی تمام تفصیلات روزنامہ الفضل میں پیش کی جا رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ جلسہ کی تمام برکات و فیوض سے ہم سب کو وافر حصہ عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم مشتاق احمد صاحب کارکن دفتر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان لکھتے ہیں۔ میرے والد مکرم جلال دین صاحب آجکل بیمار ہیں کندھوں اور گھٹنوں میں درد ہے۔ علاج جاری ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ میں طلوع وغروب 3۔ اگست

طلوع فجر	3:56
طلوع آفتاب	5:23
زوال آفتاب	12:14
غروب آفتاب	7:06

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا اصفہان، شجر کار، دیجی ٹیبل ڈائز، کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکرگڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ عقب شوبرا ہوٹل لاہور
042-36306163,36368130Fax:042-36368134
E-mail:amcpk@brain.net.pk
Cell:0322-4607400

نعمانی سیرپ
تیزابیت۔ خرابی ہضم۔ معدہ کی جلن کیلئے اکسیر ہے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

البشیرز اب اور بھی سائنٹفک ڈیزائننگ کے ساتھ
پیچ جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز ربوہ 0300-4146148
فون شوروم چنیوٹ 047-6214510-049-4423173

سونے اور چاندی کے دلکش زیورات کا مرکز
GM میاں غلام مصطفیٰ جیولرز
میرک ضلع اوکاڑہ 044-2003444-2689125
طالب دعا: میاں غلام صابر
0345-7513444
0300-6950025

کراچی الیکٹرک سٹور
گھریلو اور کمرشل استعمال کیلئے موٹرز اور پمپس پانی کی تمام مشینری دستیاب ہے
2۔ نشتر روڈ (برانڈرتھ روڈ) لاہور
طالب دعا: شوکت محمود 0345-4111191

چپل، ڈان کاربوس، کالرہ، لیزا، ٹاز، سکوز
سروس شوز پوائنٹ
تمام سکولز و کالجز کے شوز دستیاب ہیں۔
کالج روڈ ربوہ 047-6212173,0301-7970654

Mob: 0300-9491442
Mob:0300-4742974
TEL:042-6684032
طالب دعا: قدیر احمد، حفیظ احمد
دلہن جیولرز
Gold Palace Plaza, Shop # 1, Defence Chowk, Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل (بالمقابل ایوان محمود ربوہ) گورنمنٹ لائسنس نمبر 4299
اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک باعتماد ادارہ
ویزہ پروسیسنگ، ٹریول انشورنس، ہوٹل بکنگ کی سہولت
وزٹ ویزہ اور ایمگریشن ویزہ کی معلومات اور فارم پر کروانے کی سہولت
TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
E_mail:imtiaztravels@hotmail.com

احمد ٹریولز انٹرنیشنل گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

Deals in HRC,CRC,EG,P&O,Sheets &Coil
JK STEEL
6-D Madina Steel Sheet Market
Landa Bazar, Lahore
PH:0092-42-7656300-7642369-7381738 Fax:7659996
Talb-E-Duaa: Kamal Nasir, Jamal Nasir

محبت سب کیلئے ☆ نفرت کسی سے نہیں
مدراسی، اٹالین، سنگاپوری اور ڈائمنڈ کی جدید اور فینسی ورائٹی کیلئے تشریف لائیں۔
الفضل جیولرز صرافہ بازار سیالکوٹ
طالب دعا: عبدالستار۔ عمیر ستار
فون شوروم: 052-4592316 رہائش: 052-4292793
موبائل: 0300-9613255-6179077
Email:alfazal@skt.comset.net.pk

ضرورت سٹاف
الصادق اکیڈمی گرلز سیکشن میں انگلش اور سائنس کے مضامین پڑھانے کیلئے خواتین اساتذہ کی ضرورت ہے تعلیمی قابلیت M.Sc/B.Sc ہو۔
ادارہ میں سیکیورٹی گارڈ کی ضرورت ہے اسلحہ لائسنس رکھنے والے درخواستیں جمع کروا سکتے ہیں ریٹائرڈ فوجی کو ترجیح دی جائے گی۔ درخواستیں مینیجر آفس الصادق اکیڈمی دارالرحمت شرقی الف میں جمع کروائیں۔
مینیجر الصادق اکیڈمی ربوہ
برائے رابطہ فون نمبرز: 6214434-6211637

MJ میاں غلام رسول جیولرز
میرک ضلع اوکاڑہ 044-2689055
جماعت کے مربیان اور واقفین نو کیلئے زیورات بغیر مزدوری اور پالش کے تیار کر کے دیئے جائیں گے
طالب دعا: میاں غلام الرحمن، میاں عبدالمنان
0334-4552254-0345-4552254
0346-7434015

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای میل ایڈریس پر بھیجیے
E-mail:citipolypack@hotmail.com

DASCO BEST QUALITY PARTS
داؤد آٹوز
ڈیلر: سوزوکی، پک اپ، وین، آلٹو، FX، جیپ کلٹس، خیبر، جاپان، چائنہ جینوئن اینڈ لوکل پارٹس
13-KA آٹو سنٹر بادامی باغ لاہور
طالب دعا: داؤد احمد، محمد عباس، محمود احمد، ناصر احمد
فون: 042-7700448-7725205

FD-10

خوشخبری
مکمل ڈش مع ریسیور -/4000 روپے میں لگوائیں
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، واشنگ مشین، مائیکرو ویو اوون، کوکنگ رینج، ٹیلیویژن، ایئر کولر اور دیگر الیکٹرونکس اشیاء بازار سے بارعایت خرید فرمائیں۔
سپلٹ A/C کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے نیز یو پی ایس UPS اور جنریٹر بھی دستیاب ہیں
FAKHAR ELECTRONICS فخر الیکٹرونکس
1۔ لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور
PH:042-7223347,7239347,7354873
Mob:0300-4292348,0300-9403614